TUE.17.March.2026
VOLUME: 22 NO: 66
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ورقِ تازہ ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 17/مارچ 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 66
27/رمضان المبارک 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات = 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

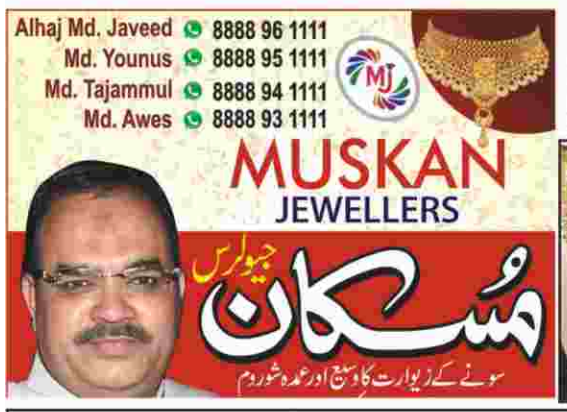

'آبنائے ہرمز' معاملے میں ڈونالڈ ٹرمپ کو 'ناٹو' ممالک کا نہیں مل رہا ساتھ

واشنگٹن: مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی اور 'آبنائے ہرمز' میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کی وجہ سے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ پر چوطرفہ دباؤ پڑ رہا ہے۔ ایک طرف مغربی ایشیا میں امریکہ اور اسرائیل کے ٹھکانوں پر ایرانی حملے جاری ہیں، تو دوسری طرف ٹرمپ گھریلو محاذ پر بھی گھرتے جا رہے ہیں۔ امریکہ کا ایک بڑا طبقہ اس کشیدگی کے خلاف ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ اس مشکل وقت میں بھی ٹرمپ کو اپنے اتحادی 'ناٹو' ممالک کی مدد نہیں مل پا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹرمپ نے اتحادی ممالک کو وارننگ دی ہے کہ ناٹو گروپ کا مستقبل اچھا نہیں ہے۔ ایک انٹرویو کے دوران امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ناٹو کے اتحادی ممالک کو واضح طور پر پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ''آبنائے ہرمز سے فائدہ اٹھانے والے ممالک کو اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اٹھانی چاہیے۔'' ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ''یہ بالکل درست ہے کہ آبنائے ہرمز سے فائدہ اٹھانے والے ممالک یہ یقینی بنائیں کہ وہاں کچھ بھی غلط نہ ہو۔ اگر کوئی کچھ نہیں کرتا یا مدد نہیں کرتا تو مجھے لگتا ہے کہ ناٹو کے مستقبل کے لیے بہت برا ہوگا۔'' امریکی صدر نے یہ بھی کہا کہ ''ہمیں یوکرین کے معاملے میں ان کی مدد کی ضرورت نہیں پڑی۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرتے ہیں یا نہیں، کیونکہ میں طویل عرصے سے کہتا آ رہا ہوں کہ ہم ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے لیکن وہ ہمارے ساتھ نہیں کھڑے رہیں گے۔'' غور طلب ہے کہ ٹرمپ آبنائے ہرمز کے علاقے میں بارودی سرنگوں کو صاف کرنے کے لیے جنگی جہازوں کی تعیناتی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے تقریباً 7 ممالک سے آبنائے ہرمز میں اپنے جنگی جہاز تعینات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ حال ہی میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا تھا کہ ''ہم ناٹو کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔ یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ کون سا ملک آبنائے ہرمز کو کھلا رکھنے میں ہماری مدد کرے گا۔'' دوسری جانب مغربی ایشیا کے بحران میں امریکہ پھنستا ہوا نظر آ رہا ہے۔ سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای اور کئی دیگر اعلیٰ رہنماؤں کی موت کے بعد بھی ایران جھکنے کے لیے تیار نہیں ہے اور مسلسل مغربی ایشیا میں امریکی ٹھکانوں اور اسرائیل پر حملے کر رہا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی ایران میں حکومت کی تبدیلی کی کوشش بھی کامیاب ہوتی نظر نہیں آ رہی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کو بند کرنے کی وجہ سے عالمی سطح پر تیل کی سپلائی پر شدید دباؤ پڑا ہے۔ امریکی تیل کمپنیوں نے بھی اس حوالے سے تشویش کا اظہار کیا ہے اور ٹرمپ سے اپیل کی ہے کہ اگر جلد ہی کوئی راستہ نہیں نکلا تو صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔

سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے سروے معاملہ میں
سماعت ملتوی، سپریم کورٹ نے تین ہفتے بعد اگلی تاریخ مقرر کی

نئی دہلی: اتر پردیش کے سنبھل میں واقع شاہی جامع مسجد کے سروے سے متعلق جاری قانونی تنازعہ میں پیر کے روز سپریم کورٹ میں ہونے والی اہم سماعت ملتوی ہوگئی۔ عدالت عظمیٰ نے معاملہ کی اگلی سماعت تین ہفتے بعد کرنے کی ہدایت دی ہے، جس کے بعد اس مقدمہ کی آئندہ سماعت کی تاریخ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ یہ مقدمہ اس عرضی سے متعلق ہے جسے مسلم فریق کی جانب سے دائر کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے اپنے حکم میں نچلی عدالت کی طرف سے شاہی جامع مسجد کے سروے کے لیے کورٹ کمشنر مقرر کرنے کے فیصلے کو برقرار رکھا تھا۔ نچلی عدالت نے اس سے پہلے مسجد کے بارے میں دعووں کی جانچ کے لیے کورٹ کمشنر کے ذریعہ سروے کرانے کی اجازت دی تھی۔ مسلم فریق کا مؤقف ہے کہ نچلی عدالت کو اس نوعیت کے سروے کا حکم دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ عرضی گزاروں کے مطابق مسجد سے متعلق تنازعہ میں کورٹ کمشنر کے ذریعہ سروے کرانے کا حکم دینا عدالت کے دائرہ اختیار اور قانونی طریقۂ کار سے باہر ہے، اس لیے اس حکم کو منسوخ کیا جانا چاہیے۔ مسلم فریق نے سپریم کورٹ سے درخواست کی ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جائے اور نچلی عدالت کے حکم پر روک لگائی جائے۔ دوسری طرف ہندو فریق کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل وشنو شنکر جین نے پہلے کی سماعت کے دوران ہائی کورٹ میں دلیل دی تھی کہ شاہی جامع مسجد پہلے ہی ایک محفوظ تاریخی یادگار کے طور پر درج ہے۔ ان کے مطابق ایسی صورت میں عبادت گاہوں سے متعلق قانون، یعنی پوجا استھان (خصوصی دفعات) قانون 1991 اس مقام پر لاگو نہیں ہوتا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ متنازعہ مقام پر مندر سے متعلق قدیم شواہد کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے، اس لیے وہاں سروے کرانا ضروری ہے تاکہ حقائق سامنے آسکیں۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ کورٹ کمشنر کے ذریعہ کرایا جانے والا سروے قانون کے دائرے میں ہے اور اس میں کسی طرح کی غیر قانونی بات نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ اگر کوئی مقام بھارتی آثار قدیمہ سروے کے تحت محفوظ یادگار ہو تو اس پر عبادت گاہوں سے متعلق قانون 1991 کی دفعات خود بخود نافذ نہیں ہوتیں۔

یو اے ای میں 19 ہندوستانیوں سمیت 35 افراد گرفتار
مشرقِ وسطیٰ کشیدگی سے متعلق فرضی ویڈیو شیئر کرنے کا الزام

متحدہ عرب امارات نے خطے میں جاری کشیدگی کے درمیان سوشل میڈیا پر گمراہ کن اور فرضی ویڈیو کلپ شیئر کرنے کے الزام میں 19 ہندوستانیوں سمیت مجموعی طور پر 35 لوگوں کی گرفتاری کا حکم دیا ہے۔ ملکی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی 'ایمرٹس نیوز ایجنسی' (ڈبلیو اے ایم) کے بیان کے مطابق ملزمان کو فوری سماعت کے لیے عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ تازہ ترین فہرست میں مختلف ممالک کے 25 لوگ شامل ہیں، جن میں 17 ہندوستانی ہیں۔ یہ گروپ ان 10 افراد سے الگ ہے، جن میں ہفتے کے روز 2 ہندوستانی شامل تھے اور جن کی گرفتاری کا حکم پہلے ہی دیا جا چکا ہے۔ واضح رہے کہ 15 مارچ کو یو اے ای کے اٹارنی جنرل ڈاکٹر حماد سیف الشمسی نے مختلف قومیتوں کے 25 لوگوں کی گرفتاری کا حکم دیا اور ان کا مقدمہ تیز رفتاری سے چلانے کی ہدایت دی، اس میں 17 ہندوستانی شامل ہیں۔ یہ گروپ ان 10 لوگوں سے الگ ہے جن میں ہفتہ کو 2 ہندوستانی شامل تھے اور انہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر شمسی کے بیان میں کہا گیا کہ یہ کارروائی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی سخت نگرانی کے بعد کی گئی، جس کا مقصد جھوٹی معلومات اور مصنوعی مواد پھیلا کر عوامی سطح پر بے چینی پیدا کرنے اور قومی استحکام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کو روکنا تھا۔ تحقیقات اور الیکٹرانک مانیٹرنگ سے معلوم ہوا کہ ملزمان کو 3 گروہوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلا گروہ حقیقی واقعات سے متعلق ویڈیو کلپ شیئر کر رہا تھا۔ دوسرا گروہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی مدد سے جعلی ویڈیو بنا کر یا غیر ملکی واقعات کی فوٹیج کو ملک کے اندر کا واقعہ بتا کر شیئر کر رہا تھا۔ جبکہ تیسرا گروہ ایک دشمن ریاست اور اس کی سیاسی و فوجی قیادت کی تعریف کر رہا تھا اور اس کی فوجی کارروائیوں کی تشہیر کر رہا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ یہ کارروائی ایران اور اسرائیل-امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی علاقائی کشیدگی کے درمیان کی گئی ہے۔ افسران نے پہلے بھی شہریوں کو وارننگ دی تھی کہ سوشل میڈیا پر غیر تصدیق شدہ اور جعلی مواد شیئر نہ کریں۔

ایل پی جی بحران! ایک طرف حکومت کی تسلی
دوسری طرف عوام میں افراتفری
انتظامیہ کی چھاپے ماری شروع

نئی دہلی: مغربی ایشیا میں ایران امریکہ جنگ کے درمیان ملک کے کئی حصوں میں گیس کا بحران جاری ہے۔ حالانکہ حکومت کی جانب سے لگاتار گیس کی وافر مقدار موجود ہونے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے مگر حالات کچھ اور ہی گواہی دے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں دہلی حکومت نے نئی پالیسی جاری کی ہے جب کہ اتر پردیش میں چھاپے ماری کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ وہیں چھتیس گڑھ میں رسوئی گیس (ایل پی جی) کی قلت کے حوالے سے نجی افراتفری پر قابو پانے کے لیے محکمہ خوراک و رسد اور ضلع انتظامیہ کی ٹیمیں چھاپے ماری کر رہی ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں جمعہ کو سلینڈر کے لیے افراتفری کا ماحول رہا۔ کئی ریاستوں میں لوگ لمبی لمبی لائنوں میں کھڑے اپنی باری کا انتظار کرتے نظر آئے تھے حالانکہ مرکزی حکومت نے کئی بار کہا ہے کہ ملک میں ایل پی جی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ کئی مقامات پر ریسٹورنٹ بند ہونے اور ایل پی جی ذخیرہ کرنے کی بھی اطلاعات ہیں۔ وہیں مرکزی حکومت نے کہا ہے کہ گھروں میں ایل پی جی کی بلا تعطل سپلائی کو یقینی بنایا گیا ہے اور صارفین کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ خبروں کے مطابق یوپی، بہار، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، راجستھان جیسے صوبوں میں انتظامیہ کی جانب سے کارروائی شروع ہوگئی ہے۔ 'اے پی بی نیوز' کے مطابق چھتیس گڑھ میں محکمہ خوراک اور ضلع انتظامیہ کی ٹیموں نے ریاست بھر میں 102 مقامات پر چھاپے مارے اور 741 گیس سلنڈر ضبط کیے ہیں۔ حکام کے مطابق ریاستی حکومت نے واضح کیا کہ ریاست کے پاس گھریلو ایل پی جی، پیٹرول اور ڈیزل کا کافی ذخیرہ ہے اور ان کی دستیابی اور تقسیم کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ اسی دوران بہار کے نوادہ میں گھریلو ایل پی جی سلنڈروں کی مبینہ قلت پر افراتفری کے بعد ضلع انتظامیہ حرکت میں آگیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ روی پرکاش نے بھارت گیس، ایچ پی گیس اور انڈین سمیت تمام گیس ایجنسیوں کے آپریٹرز کے ساتھ کلکٹریٹ میں میٹنگ کی اور گڑبڑیوں، ذخیرہ اندوزی یا اوور چارجنگ کے خلاف سخت کارروائی کا انتباہ دیا۔

'جھوٹے ثابت ہو رہے مودی حکومت کے دعوے'
ملک میں ایل پی جی کی کالا بازاری جاری'، ملکارجن کا مرکز پر حملہ

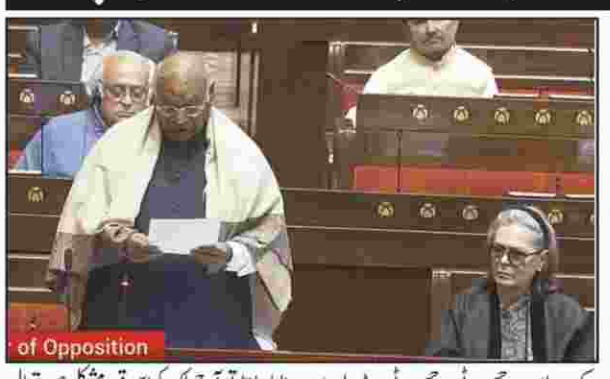

نئی دہلی: کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کی وجہ سے ملک میں پیدا ہوئے ایل پی جی بحران کا معاملہ راجیہ سبھا میں اٹھایا۔ پیر کو راجیہ سبھا میں بولتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مغربی ایشیا میں جاری تناؤ اور کشیدگی نے پورے ملک میں ایل پی جی کی سپلائی کو متاثر کیا ہے۔ کانگریس صدر کے مطابق آج صورتحال یہ ہے کہ کئی جگہوں پر ایل پی جی کی کمی کے باعث شدید بحران جیسی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا اثر غریب اور کمزور طبقات، متوسط طبقے کے خاندانوں، عام گھروں، ریستوراں، ہاسٹل اور تجارتی صارفین پر پڑ رہا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے تقریر کے دوران کہا کہ ہندوستان اپنی کل ایل پی جی ضروریات کا تقریباً 60 فیصد درآمد کرتا ہے۔ اس میں سے بھی تقریباً 90 فیصد درآمد 'آبنائے ہرمز' کے راستے ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے موجودہ حالات گھریلو دستیابی اور قیمتوں کے استحکام دونوں کے لیے شدید تشویش کا باعث بن گئے ہیں۔ ملک کے تقریباً ہر حصے میں اس کا اثر دیکھا جا رہا ہے، گھروں میں لوگ پریشان ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ڈھابے، ریستوراں، ہاسٹل اور کمیونٹی تک متاثر ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی ایم ایس ایم ای اور دیگر تجارتی صارفین کو بھی ایل پی جی کے حصول میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کانگریس صدر نے مزید کہا کہ یہ تشویشناک امر ہے کہ کئی اداروں کو اپنا کام محدود کرنا پڑ رہا ہے، جبکہ کچھ لوگ 5000 روپے سے زائد فی سلنڈر سے بھی زائد کی مہنگی قیمت پر ایل پی جی خریدنے کو مجبور ہیں۔ مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے دعویٰ کیا تھا کہ ایل پی جی کی کوئی کمی نہیں ہے اور لوگوں کو افواہوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ لیکن زمینی حقیقت سرکاری دعووں سے بالکل مختلف نظر آ رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ جب حکومت ہندوستانی شہریوں کو ایران میں بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر ایڈوائزری جاری کر رہی تھی، اسی وقت یہ واضح ہوگیا تھا کہ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کا اثر توانائی کی سپلائی پر بھی پڑ سکتا ہے۔ حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ ایسی صورتحال میں وہ فوری طور پر ملک میں ایل پی جی کی فراہمی کی حقیقی صورتحال واضح کرے۔ سپلائی چین کو محفوظ بنانے کے لیے متبادل راستوں اور ذرائع پر کام کرے اور عام شہریوں اور چھوٹے کاروباروں کو راحت دینے کے لیے ٹھوس اقدامات اٹھائے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس علاقائی کشیدگی اور ممکنہ رکاوٹ کے اشارے ضرور ملے ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ 'آبنائے ہرمز' کے راستے سپلائی متاثر ہونے کا خطرہ موجود ہے۔ ایسی صورتحال میں اگر ایل پی جی کی درآمد کے حوالے سے وقت رہتے پیشگی منصوبہ بندی کی جاتی، متبادل انتظامات کیے جاتے اور سپلائی چین کو محفوظ بنایا جاتا، تو آج ملک کو اس قدر مشکل صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ کانگریس لیڈر نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ اس بحران کو وقت رہتے سنجیدگی سے نہیں لیا گیا اور اس کے نتیجے میں عام شہریوں، چھوٹے تاجروں اور تجارتی صارفین کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس پورے معاملے پر واضح بیان دے، ایل پی جی کی فراہمی کو بحال کرنے کے لیے فوری اقدامات کرے اور مستقبل میں ایسے بحران سے بچنے کے لیے طویل مدتی حکمت عملی تیار کرے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ حکومت نے گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں 60 روپے کا اضافہ کر دیا ہے۔ وہیں سلنڈر بک کرنے کے بعد انتظار کا وقت شہروں میں 21 سے بڑھا کر 25 دن اور گاؤں و دور دراز کے علاقوں میں 25 سے بڑھا کر 45 دن تک کر دیا گیا ہے۔

بہار میں راجہ سبھا کی پانچ سیٹوں پر انڈیا اتحاد کا قبضہ

پٹنہ: بہار میں راجیہ سبھا کی پانچوں سیٹ این ڈی اے کے حصے میں چلی گئی ہے۔ 4 سیٹوں پر تو جیت پہلے سے ہی طے تھی، لیکن پانچویں سیٹ پر مہاگٹھ بندھن کے امیدوار امریندر دھاری سنگھ سے این ڈی اے امیدوار شیویش رام کا مقابلہ ہوا۔ این ڈی اے کے سبھی 202 اراکین اسمبلی نے ووٹ دیا، لیکن مہاگٹھ بندھن کی طرف سے 4 اراکین اسمبلی ووٹنگ کے پہنچے ہی نہیں۔ جب ووٹوں کی گنتی ہوئی تو این ڈی اے کے پانچویں امیدواروں کی جیت پر مہر لگ گئی۔ اس کامیابی کے بعد این ڈی اے کارکنان میں جشن کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔ دوسری طرف مہاگٹھ بندھن کے کچھ لیڈران نے موجودہ حالات پر اپنی ناراضگی اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ این ڈی اے نے 202 اراکین اسمبلی کے دم پر اپنے 5 امیدواروں نتیش کمار (جنتا دل یو)، رام ناتھ ٹھاکر (جنتا دل یو)، نتن نوین (بی جے پی)، شیویش کمار (بی جے پی) اور اوپیندر کشواہا (آر ایل ایم) کو انتخابی میدان میں اتارا تھا۔

اسرائیل نے جنوبی لبنان میں قدم رکھا
حزب اللہ کے خلاف آئی ڈی ایف کا گراؤنڈ آپریشن شروع

تل ابیب: (ایجنسیز) ایک طرف اسرائیل نے ایران پر مسلسل حملے کر حالات کو بد سے بدتر کر دیا ہے، اور دوسری طرف اس نے لبنان میں گراؤنڈ آپریشن کی شروعات کر دی ہے۔ اسرائیل ڈیفنس فورس (آئی ڈی ایف) نے باضابطہ طور پر جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے اہم ٹھکانوں پر 'محدود اور ہدف پر مبنی زمینی کارروائی' شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان خطہ میں موجود کشیدگی کو مزید بڑھانے والا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایران کے خلاف اسرائیل اور امریکہ نے 28 فروری کو فوجی کارروائی شروع کی تھی۔ اس کے جواب میں ایران کے حمایت یافتہ گروپ حزب اللہ نے 2 مارچ کو حملہ کیا۔ اسرائیل کو نشانہ بناتے ہوئے اس نے راکٹ داغے، جس کے بعد اسرائیلی افواج نے لبنان میں دوسرا محاذ کھول دیا۔ اب اسرائیل نے حزب اللہ کے خلاف زمینی آپریشن شروع کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے، جس کے ذریعہ وہ اس تنظیم کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے۔ اس آپریشن کی جانکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی گئی ہے۔ اپنے بیان میں آئی ڈی ایف نے کہا کہ یہ کارروائی 'فارورڈ ڈیفنس ایریا' کو مضبوط بنانے کے مقصد سے کی جا رہی ہے۔ فوج کے مطابق یہ ابتدائی مرحلہ ایک وسیع دفاعی مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد نیکسٹ لیول ڈیفنس قائم کرنا اور اسے مضبوط بنانا ہے۔ اس کے تحت علاقہ میں موجود عسکری ڈھانچوں کو تباہ کرنا اور فعال جنگجوؤں کو ختم کرنا شامل ہے۔ ایک طرف اسرائیل نے ایران پر مسلسل حملے کر حالات کو بد سے بدتر کر دیا ہے، اور دوسری طرف اس نے لبنان میں گراؤنڈ آپریشن کی شروعات کر دی ہے۔ اسرائیل ڈیفنس فورس (آئی ڈی ایف) نے باضابطہ طور پر جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے اہم ٹھکانوں پر 'محدود اور ہدف پر مبنی زمینی کارروائی' شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان خطہ میں موجود کشیدگی کو مزید بڑھانے والا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایران کے خلاف اسرائیل اور امریکہ نے 28 فروری کو فوجی کارروائی شروع کی تھی۔ اس کے جواب میں ایران کے حمایت یافتہ گروپ حزب اللہ نے 2 مارچ کو حملہ کیا۔ اسرائیل کو نشانہ بناتے ہوئے اس نے راکٹ داغے، جس کے بعد اسرائیلی افواج نے لبنان میں دوسرا محاذ کھول دیا۔ اب اسرائیل نے حزب اللہ کے خلاف زمینی آپریشن شروع کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے، جس کے ذریعہ وہ اس تنظیم کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے۔ اس آپریشن کی جانکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دی گئی ہے۔ اپنے بیان میں آئی ڈی ایف نے کہا کہ یہ کارروائی 'فارورڈ ڈیفنس ایریا' کو مضبوط بنانے کے مقصد سے کی جا رہی ہے۔ فوج کے مطابق یہ ابتدائی مرحلہ ایک وسیع دفاعی مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد نیکسٹ لیول ڈیفنس قائم کرنا اور اسے مضبوط بنانا ہے۔ اس کے تحت علاقہ میں موجود عسکری ڈھانچوں کو تباہ کرنا اور فعال جنگجوؤں کو ختم کرنا شامل ہے۔

خلیج کی جنگ سے کشمیر بھی متاثر، وادی کی سیاحت بدحال،
خالی ہاؤس بوٹس اور بازار ویران

سری نگر: (ایجنسیز) ایران، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان خلیج میں جاری جنگ کے اثرات اب وادی کشمیر تک پہنچ چکے ہیں۔ ہزاروں کلومیٹر دور ہو رہی اس لڑائی نے یہاں معیشت کی شہ رگ مانی جانے والی سیاحت کی صنعت کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ حالات ایسے ہیں کہ سرینگر کی ڈل جھیل کے مشہور ہاؤس بوٹ میں خالی پڑے ہیں۔ ہاؤس بوٹ سے متعلق افراد کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال اس موسم میں سیاحوں کی اس قدر بھیڑ تھی کہ اوور بکنگ کرنی پڑتی تھی لیکن اس بار صورتحال بالکل مختلف ہے۔ تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے ہوائی ٹکٹ مہنگے کر دیے ہیں شاید اسی وجہ سے یہاں سیاح آنے سے گریز کر رہے ہیں۔ اسی کے ساتھ ہوٹل کے کاروبار کو بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ سری نگر کے ایک ہوٹل چین کے مالک کا کہنا ہے کہ ان کے پاس فی الحال کچھ گیس کا ذخیرہ ہے لیکن اگر سیاح نہیں آتے تو ہوٹلوں کو چلانا مشکل ہو جائے گا اور اسے بند کرنے کی نوبت آسکتی ہے۔ ایران اور امریکہ۔ اسرائیل جنگ کی وجہ سے ہندوستان میں گیس کی شدید قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ ان حالات سے ٹرانسپورٹ کا شعبہ بھی متاثر ہو رہا ہے۔ پٹرول، ڈیزل اور ہوابازی کے ایندھن کی اونچی قیمتوں کی وجہ سے جموں و کشمیر حکومت نے مسافروں کے کرایوں میں 18 فیصد اضافہ کیا ہے لیکن ٹیکسی ڈرائیوروں کو اس سے کوئی راحت نہیں ملی ہے۔ ایک ٹیکسی ڈرائیور کا کہنا ہے کہ جب سیاح ہی نہ ہوں تو بڑھا ہوا کرایہ کس کام کا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ 500 روپے کم کرایہ لینے کو بھی تیار ہیں، بس سیاح وادی میں آنے چاہئیں۔ کشمیر عام طور پر مارچ میں موسم بہار کی آمد کے ساتھ سیاحوں کی بڑی تعداد کی میزبانی کرتا ہے لیکن اس سال وادی ویران نظر آ رہی ہے۔ ہوٹل اور ریسٹورنٹ پہلے ہی کھانا پکانے کی گیس کی قلت کی وجہ سے مشکلات کا شکار تھے۔ اب ہوائی کرایوں میں اضافہ نے صورتحال کو مزید خراب کر دیا ہے۔ کشمیر ٹورازم اینڈ ٹریول آپریٹرز ایسوسی ایشن کے مطابق اس سال اب تک صرف 15 فیصد ہی بکنگ ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹکٹوں کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ اگر یہ صورتحال جاری رہی تو وہ لوگ بھی جنہوں نے پہلے سے ٹکٹ بک کروا رکھے ہیں اپنا سفر منسوخ کر سکتے ہیں۔ سیاحت میں بحران کا براہ راست اثر مقامی روزگار پر بھی پڑ سکتا ہے۔ کشمیر کی سیاحت کی صنعت ہر سال تقریباً 8 ہزار کروڑ روپے سالانہ کا حصہ ڈالتی ہے۔ اس شعبہ سے بالواسطہ طور پر تقریباً 70 ہزار افراد کو روزگار ملتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دسمبر 2022 تک 1.89 کروڑ سیاحوں نے جموں و کشمیر کا سفر کیا تھا جو گزشتہ 75 سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ تاہم اس بات مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ نے فی الحال یہاں کے لوگوں کو مایوس کیا ہے۔

عید الفطر کی آمد مبارک
چکن کے تمام لذیذ آئٹمس دستیاب
ہوٹل یلغار
خالص حیدرآبادی بریانی کے لئے تشریف لائیں
احاطہ حیدر گارڈن فنکشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ ناندیڑ
علیحدہ فیملی سیکشن اور پارکنگ کا خصوصی نظم

ایک اچھا مسلمان اور ایک ذمہ دار بھارتی شہری ہونا

الطاف میر
پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

یہ بیانیہ کہ انسان کو ایک راسخ العقیدہ مسلمان اور ایک وفادار بھارتی شہری میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا، ایک ایسی سیاسی کشمکش ہے جسے خود ساختہ طور پر تخلیق کیا گیا ہے اور جو مذہبی گہرائی اور تاریخی حقیقت دونوں کو نظر انداز کرتی ہے۔ ایک مستقل بیانیہ یہ کوشش کرتا رہا ہے کہ اسلامی عقیدے اور بھارتی حب الوطنی کو ایک دوسرے کے مدِ مقابل لا کھڑا کرے، اور یہ تاثر دے کہ کوئی فرد ایک ہی وقت میں اسلام کے روحانی اصولوں پر مکمل کاربند رہتے ہوئے جمہوریہ ہند کے لیے خود کو وقف نہیں کر سکتا۔ یہ بائنری (دوئی کا تصور) بنیادی طور پر ناقص ہے۔ ایک ہندوستانی مسلمان کی شناخت کے سنگم کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ سیاسی بیان بازی سے بالاتر ہو کر اسلامی فقہ کی روحانی بنیادوں اور بھارتی جمہوری ریاست کے شہری ڈھانچے کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے۔ اس فکری ہم آہنگی کے مرکز میں حبُّ الوطن کا وہ گہرا اور مضبوط تصور موجود ہے جس کا مطلب ہے اپنے وطن سے محبت۔ ناقدین اکثر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام کا آفاقی اُخوت (بھائی چارے) کا تصور قومی سرحدوں سے بالاتر ہے، لیکن اسلامی روایت اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے اور اسے بلند مقام دیتی ہے کہ انسان کو اپنی جائے پیدائش اور جائے قیام سے جذباتی اور روحانی وابستگی ہوتی ہے۔ جب محمد ﷺ کو مکہ سے مدینہ ہجرت پر مجبور کیا گیا تو تاریخی روایات بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے مکہ کی طرف مڑ کر گہرا رنج محسوس کیا اور اس سرزمین سے اپنی دائمی محبت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مدینہ میں ایک عادل اور خوشحال معاشرہ قائم کرنے کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد اس بات کی روشن مثال ہے کہ مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جس معاشرے میں رہتا ہو، اس کے امن، خوشحالی اور دفاع میں فعال کردار ادا کرے۔ وطن سے محبت کو ایمان کے خلاف کوئی سمجھوتہ نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اسے ایک فطری اور باوقار جذبہ قرار دیا جاتا ہے جو روحانی وابستگی کے ساتھ مکمل ہم آہنگی رکھتا ہے۔ ہندوستانی تناظر میں، بھارت سے محبت بھی اسی روحانی اصول کا ایک فطری اور عملی اظہار ہے۔

تذبذب اور شک و شبہ کا ایک عام رخ "امت" یعنی عالمی مسلم برادری کے تصور کے گرد گھومتا ہے، اور یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ کیا یہ تصور ایک جدید ریاست کے ساتھ حقیقی وفاداری کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔ یہ شک دراصل دونوں اصطلاحات کی غلط فہمی سے جنم لیتا ہے۔ "امت" ایک مشترکہ عقیدے کا روحانی اور جذباتی بندھن ہے، بالکل ویسے ہی جیسے عالمی سطح پر مسیحی، بدھ مت کے پیروکار یا ہندو ایک آفاقی یگانگت محسوس کرتے ہیں۔ یہ نہ تو سیاسی یکسانیت کا تقاضا کرتی ہے اور نہ ہی کسی ملک کی خود مختاری کی نفی کرتی ہے۔ ایک مسلمان دنیا بھر کے لوگوں کی تکالیف پر گہری ہمدردی محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ بھارت کی سیاسی اور علاقائی سالمیت کے لیے مکمل طور پر وقف رہ سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جیسے ایک شخص اپنی برادری کے تئیں وفاداری پر سمجھوتہ کیے بغیر اپنے خاندان سے شدید محبت کر سکتا ہے۔ ایک ہندوستانی مسلمان کا عالمی مذہبی برادری کے ساتھ روحانی تعلق، ہندوستانی مٹی کے ساتھ اس کی حب الوطنی کے جذبے کو ہرگز کمزور نہیں کرتا۔ مسلمان اور ریاست کے درمیان تعلق اسلامی اصولِ عہد یعنی میثاق یا عہد پر قائم ہوتا ہے، جو محض جذباتی وابستگی سے کہیں بڑھ کر ایک سنجیدہ اور ذمہ دارانہ رشتہ ہے۔ اسلامی فقہ کی رو سے شہری اور ریاست کا تعلق دراصل ایک پابند سماجی معاہدہ (سوشل کنٹریکٹ) کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب کوئی مسلمان کسی ریاست میں رہنے کا انتخاب کرتا ہے، اس کے وسائل سے استفادہ کرتا ہے، اس کے بنیادی ڈھانچے کو استعمال کرتا ہے اور اس کی فراہم کردہ حفاظت کو قبول کرتا ہے، تو وہ صراحتاً اور ضمناً اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ اس کے قوانین کی پابندی کرے گا اور اس کے امن و استحکام کو برقرار رکھنے میں اپنا کردار ادا کرے گا۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے آئین ہند ایک بنیادی میثاق کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ انہیں اپنے مذہب کو ماننے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے، اور یوں ان بنیادی حقوق کا تحفظ کرتا ہے جو ایک مسلمان کو اپنی قومی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنی دینی و روحانی فرائض کی ادائیگی کے لیے ناگزیر ہیں۔ ملکی قوانین کی پاسداری، ٹیکسوں کی ادائیگی، عدلیہ کا احترام اور وطن کی فلاح و بہبود میں حصہ لینا نہ صرف شہری فرائض ہیں بلکہ مذہبی ذمہ داریاں بھی بن جاتی ہیں۔ لہٰذا، بھارتی دستور اور اس کے قانونی ڈھانچے کی سربلندی، عہد کی پاسداری کے اسلامی فریضے کی تکمیل کے عین مطابق ہے۔ اس کے برعکس، ایک ایسی سرزمین کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا جو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتی ہو، اسلامی اخلاقی نظام میں ناپسندیدہ عمل قرار دیا جاتا ہے۔ جمہوری عمل میں بھرپور شرکت، بین المذاہب مکالمے کے فروغ اور عقیدے سے بالاتر ہو کر تمام طبقات کے لیے سماجی انصاف کی خاطر جدوجہد کے ذریعے، بھارتی مسلمان عملی طور پر اپنے دین کے بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔ شہری خدمات میں شمولیت امر بالمعروف و نہی عن المنکر (نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے) کے اسلامی حکم کا براہِ راست اظہار ہے، جو ذاتی روحانی اقدار کو عوامی و سماجی خدمت میں تبدیل کرتی ہے۔

ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد اُن بے شمار مسلمانوں کی قربانیوں سے مزین ہے جنہوں نے اپنے رب سے محبت اور ایک آزاد و خودمختار ہندوستان سے محبت کے درمیان کوئی تضاد محسوس نہیں کیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد، اشفاق اللہ خان، خان عبدالغفار خان اور بے شمار گمنام شہریوں نے نوآبادیاتی نظام کے خلاف ڈٹ کر مزاحمت کی۔ وہ اس پختہ یقین سے سرشار تھے کہ اپنے وطن کا دفاع کرنا اور انصاف کے لیے جدوجہد کرنا دینی فریضہ ہے۔ انہوں نے دو قومی نظریے کو کھلے دل سے مسترد کیا اور پرزور انداز میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ ہندوستان ہی ان کا جائز اور فطری وطن ہے، اور ایک مشترکہ اور کثیر الثقافتی قوم ہی اُن کے تہذیبی نصب العین کی حقیقی تعبیر ہے۔ ایک ذمہ دار ہندوستانی شہری ہونے کا مطلب ہے کہ تعلیم میں کمال حاصل کیا جائے، معیشت میں نئی راہیں (اختراع) تلاش کی جائیں، عوامی خدمات میں حصہ لیا جائے اور سماجی اصلاحات میں پیش پیش رہا جائے۔ اس کا مطلب نہ صرف اپنی برادری کو درپیش ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھانا ہے، بلکہ ملک کے ہر پسماندہ طبقے کے حقوق کے لیے بھی ڈٹ جانا ہے۔ جب مسلمانوں کو ہندوستان کی سائنسی ترقی، ادبی روایات، معاشی نمو اور سماجی ہم آہنگی میں فعال طور پر اپنا حصہ ڈالتے ہوئے دیکھا جائے گا، تو (انہیں علیحدہ یا خارج کرنے والا) بیانیہ خود بخود اپنی اہمیت کھو دے گا اور ناقابلِ تردید حقیقت کے سامنے ڈھیر ہو جائے گا۔ ایک اچھا مسلمان اور ایک ذمہ دار ہندوستانی شہری ہونے کا حقیقی جوہر یکساں بنیادی اقدار پر قائم ہے: انصاف، ہمدردی، دیانتداری، اور ملک کی فلاح و بہبود کے لیے غیر متزلزل عزم۔ خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے اور قومی پرچم کا احترام کرنے میں کوئی مذہبی تصادم نہیں ہے، اور نہ ہی ذاتی روحانی اخلاقیات پر عمل کرتے ہوئے ملکی قوانین کی پابندی کرنے میں کوئی تضاد ہے۔ اپنے وطن سے محبت کو اپنا کر اور دستورِ ہند میں درج شہری عہد و پیماں کو تندہی سے پورا کر کے، ایک ہندوستانی یہ ثابت کرتا ہے کہ ایمان اور حب الوطنی ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں، بلکہ وہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملوں کے بعد ترکی کو کس بات کا خوف ہے؟

امید منتظری

ترکی کی سب سے بڑی تشویش یہ ہے کہ کہیں تہران میں حکومت کا انہدام نہ ہو جائے اور ایران خانہ جنگی اور علاقائی انتشار کا شکار نہ ہو جائے۔ خاص طور پر شام کے تجربے کو نظر میں رکھتے ہوئے انقرہ کے حکام پریشان ہیں۔ وہ اس بات سے بھی خائف ہیں کہ اگر ایران کی حکومت گر گئی تو خطے میں اپنی برتری قائم رکھنے کے لیے اسرائیل کا اگلا ہدف ترکی نہ بن جائے۔ اس بارے میں سب سے واضح مؤقف گذشتہ روز دولت باغچلی نے پیش کیا، جو قوم پرست حرکت پارٹی کے سربراہ، حکمران اتحاد کی دو جماعتوں میں سے ایک کے لیڈر اور رجب طیب اردوغان کے قریبی اتحادی ہیں۔ انھوں نے یہ بات ایک افطار ڈنر میں شہروں کے میئرز سے خطاب کے دوران کہی۔ 'ایران ایک وسیع تاریخی پس منظر رکھتا ہے، یہاں کسی بھی قسم کا زوال محض ایک حکومتی مسئلے تک محدود نہیں رہے گا۔ بلکہ اس سے سرحد پار سکیورٹی دباؤ، آبادی کی نقل مکانی، فرقہ وارانہ کشیدگی، غیر قانونی معیشت کے نیٹ ورکس کا پھیلاؤ، مسلح پراکسی گروہوں کی افزائش جیسے اثرات ہوں گے۔' باغچلی نے مزید کہا: 'ترکی کو جس مسئلے کا سامنا ہے وہ کوئی دور دراز سرحدی بحران نہیں بلکہ یہ براہِ راست قومی سلامتی، سرحدی تحفظ اور علاقائی استحکام سے متعلق ہے۔ شام کے تجربے نے ہمیں بھاری قیمت پر سبق سکھایا۔ آج ایران کی پیش رفت کو بھی احتیاط سے دیکھنا ہوگا۔ جیسے ہی کسی علاقے میں حکومتی خلا پیدا ہوتا ہے، وہاں عقل، ضمیر، اجتماعی دانش اور ہمدردی نہیں چلتی بلکہ وہاں اسلحہ حکمرانی کرتا ہے۔' باغچلی نے کہا کہ ترکی کو شام کی طرح 'غافل' نہیں ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا: "سب سے پہلے سرحدی سکیورٹی کو اعلیٰ ترین سطح پر مضبوط کیا جانا چاہیے۔ ایران کی سرحد پر کسی بھی ممکنہ منظر نامے کے لیے کثیر الجہتی تیاری ضروری ہے۔" 'ممکنہ طور پر ہجرت کر کے آنے والوں کے دباؤ، سمگلنگ نیٹ ورکس کے پھیلاؤ، مسلح پراکسیز کی نقل و حرکت، دہشت گردوں کی دراندازی اور معاشی اثرات کو ایک جامع سکیورٹی نقطہ نظر کے ساتھ سنبھالنا ہوگا۔' یہ امکان بھی ہے ایران حکومت کی مخالف کرد جماعتیں اس جنگ میں شامل ہو جائیں۔ امریکی میڈیا رپورٹ کر چکا ہے کہ واشنگٹن اور تل ابیب بھی یہی چاہتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ بیان دے چکے ہیں کہ یہ بہت شاندار ہوگا۔ اس پر ترکی کے حکام شدید پریشان ہیں۔ اگرچہ چند دن بعد ٹرمپ نے ایک مختلف موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال کردوں کو جنگ میں شامل کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں۔ تاہم یہ امکان ابھی تک مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ ایرانی کردستان کی تنظیم کومله کے سیکریٹری جنرل، عبداللہ مہتدی نے جریدے نیوز ویک کو بتایا کہ اگر ڈونلڈ ٹرمپ حمایت کریں تو ان کی فورسز مشترکہ امریکی اسرائیلی فضائی مہم کے دوران ایران کی سکیورٹی فورسز کے خلاف زمینی کارروائیاں شروع کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انھوں نے کہا: 'میرا خیال ہے کہ اگر امریکہ کرد جماعتوں کی حمایت اور حفاظت کا فیصلہ کرے تو ہم ایک بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہم آزادی کے عمل کا آغاز کر سکتے ہیں، روایتی معنوں میں نہیں۔' لیکن ہم ایرانی فورسز کو پیچھے دھکیل کر کردستان کے علاقے میں شہروں پر قبضہ کر سکتے ہیں، اپنے لوگوں کی حفاظت کر سکتے ہیں، انھیں حکومتی فورسز کے قتل عام سے بچا سکتے ہیں، امن قائم کر سکتے ہیں اور افراتفری کو روک سکتے ہیں۔' عبداللہ مہتدی کے مطابق ایسا ہونا ایرانی عوام کی ہمت بڑھا سکتا ہے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں۔ ترکی کو کئی دوسرے معاملات پر بھی تشویش ہے۔ جیسے کہ توانائی کی قیمتوں میں اضافہ اور نتیجتاً متاثر ہوتی معیشت، عراق میں بڑھتا ہوا انتشار جس سے ترکی کے مفادات خطرے میں پڑ سکتے ہیں اور وہ میزائل جنھیں نیٹو نے ترکی کی فضائی حدود میں مار گرایا ہے۔ پاسداران انقلاب نے ترکی کی طرف کوئی بھی میزائل داغنے کی تردید کی ہے۔ ترکی کے وزیرِ خارجہ ہاکان فیدان نے بنگلہ دیشی ہم منصب کے ہمراہ پریس کانفرنس میں کہا: 'جتنی جلد ممکن ہو یہ جنگ ختم ہونی چاہیے۔ اس مرحلے پر واضح ہو چکا ہے کہ تمام فریقوں کو مذاکرات کی میز پر واپس آنا چاہیے اور پائیدار حل صرف بات چیت سے ہی نکل سکتا ہے۔ ترکی اپنی تمام توانائی اسی سمت میں لگا رہا ہے۔' مگر میں زور دینا چاہتا ہوں کہ امن اور استحکام کے لیے ہماری مخلصانہ کوششوں اور تعمیری رویے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم اپنی قومی سلامتی پر ذرا سا بھی سمجھوتہ کریں گے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں، گذشتہ روز ہماری طرف داغا جانے والا میزائل فضا میں ہی تباہ کر دیا گیا۔ اس سنجیدہ مسئلے پر ہم ایرانی ہم منصبوں کے ساتھ براہِ راست رابطے میں ہیں۔' فیدان نے اسرائیلی حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ترکی کسی بھی اشتعال انگیزی کے جال میں آ کر اس 'ناجائز جنگ' میں شامل نہیں ہو گا۔ اسی دوران عباس عراقچی کی جانب سے سوشل میڈیا پر ترکی کی زبان میں جاری کی گئی پوسٹ کو ترکی میڈیا نے نشر کیا۔ عراقچی نے لکھا: 'برادر ترک قوم اور دوست ترک حکومت کی طرف سے ایرانی عوام کے لیے کی گئی دعائیں اور اظہار یکجہتی ہمارے لیے طاقت اور حوصلے کا بڑا ذریعہ ہیں۔'

(بی بی سی اردو)

سلنڈر کی کمی یا پالیسی کی کمی؟

حافظ افتخار احمد قادری

عالمی سیاست کے افق پر اس وقت جو گرد و غبار اٹھ رہا ہے اس نے پوری دنیا کے معاشی اور سیاسی توازن کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور ایران و امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی محاذ آرائی دو ممالک کا تنازع نہیں رہی بلکہ اس کے اثرات عالمی معیشت، توانائی کی فراہمی اور بین الاقوامی تجارت کے ہر گوشے میں محسوس کئے جا رہے ہیں۔ جدید دنیا میں توانائی وہ رگِ جاں ہے جس پر صنعت، تجارت، ٹرانسپورٹ اور روزمرہ زندگی کا پورا نظام قائم ہے۔ جب اس رگِ جاں میں خلل پیدا ہوتا ہے تو اس کی بازگشت ہر ملک کے بازاروں، گھروں اور ایوانوں تک سنائی دینے لگتی ہے۔ ہندوستان بھی اس عالمی بحران سے الگ نہیں ہے۔ اگرچہ سرکاری حلقوں کی جانب سے بار بار یہ یقین دہانی کرائی جا رہی ہے کہ ملک میں پٹرولیم مصنوعات یا گیس کی کسی قسم کی قلت نہیں ہے لیکن زمینی حقیقتیں اس سرکاری دعوے کی تردید کرتی نظر آتی ہیں۔ گزشتہ چند دنوں سے ملک کے مختلف شہروں میں گھریلو گیس سلنڈر کے حصول کے لئے طویل قطاریں دیکھی جا رہی ہیں۔ گیس ایجنسیوں کے باہر گھنٹوں بلکہ بعض مقامات پر دنوں تک انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ منظر کسی ایک شہر یا صوبے تک محدود نہیں بلکہ مختلف ریاستوں سے موصول ہونے والی ویڈیوز اور رپورٹس اس امر کی نشاندہی کر رہی ہیں کہ مسئلہ معمولی نہیں بلکہ بتدریج سنگین صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ توانائی کے میدان میں ہندوستان کی انحصاری پالیسی کوئی نئی بات نہیں۔ ملک کی ضرورت کا بڑا حصہ بیرونِ ملک سے درآمد ہونے والے خام تیل اور گیس پر منحصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب عالمی سطح پر کسی بھی خطے میں کشیدگی بڑھتی ہے تو اس کے اثرات ہندوستانی معیشت پر بھی پڑتے ہیں۔ ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کے باعث مشرق وسطیٰ میں تیل کی رسد متاثر ہونے کے خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ ایران سے خام تیل کی خریداری پہلے ہی امریکی پابندیوں کے سبب محدود ہو چکی تھی۔ اب جب خطے میں جنگی فضا گہری ہوتی جا رہی ہے تو توانائی کی عالمی منڈی میں بے یقینی اور اضطراب کا ماحول پیدا ہونا فطری امر ہے۔ ایسے حساس موقع پر حکومت ہند کی پالیسیوں اور حکمت عملی پر سوالات اٹھنا بھی ناگزیر ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہے کہ مودی حکومت نے خارجہ پالیسی اور توانائی کے معاملے میں خود مختاری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے بڑی طاقتوں کے دباؤ کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا۔ جب امریکہ نے ایران سے تیل کی خریداری پر پابندی عائد کی تو ہندوستان نے بغیر کسی مؤثر سفارتی مزاحمت کے اس فیصلے کو قبول کر لیا۔ بعد ازاں جب روس سے تیل خریدنے کا سلسلہ شروع ہوا تو اس پر بھی امریکی ناراضی کے سائے منڈلانے لگے اور حکومت نے محتاط رویہ اختیار کر لیا۔ اس پس منظر میں اپوزیشن یہ سوال اٹھا رہی ہے کہ کیا ہندوستان جیسی بڑی معیشت کو اپنی توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی واشنگٹن کی اجازت درکار ہوگی؟ پارلیمنٹ کا موجودہ بجٹ اجلاس اسی تناظر میں غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ ایوان میں اپوزیشن کے ارکان مسلسل یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت توانائی کی موجودہ صورتحال پر واضح اور دوٹوک موقف پیش کرے۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بھی اس مسئلے کو شدت کے ساتھ اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر ملک میں واقعی گیس یا پٹرولیم مصنوعات کی کوئی قلت نہیں ہے تو پھر عوام کو قطاروں میں کھڑے ہونے پر کیوں مجبور ہونا پڑ رہا ہے؟ اگر سب کچھ معمول کے مطابق ہے تو سوشل میڈیا اور زمینی رپورٹس میں سامنے آنے والے یہ مناظر کس حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی ضروری اشیاء کی فراہمی میں معمولی سا خلل بھی پیدا ہوتا ہے تو اس کے اثرات فوری طور پر بازاروں میں محسوس ہونے لگتے ہیں۔ طلب و رسد کے توازن میں ذرا سی بے قاعدگی بھی ذخیرہ اندوزی اور کالا بازاری کے دروازے کھول دیتی ہے۔ موجودہ صورتحال میں بھی یہی خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ بعض عناصر اس بحران کو اپنے مالی مفادات کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ گیس سلنڈروں کی دستیابی میں تاخیر یا کمی کی خبریں آتے ہی غیر قانونی طریقوں سے زیادہ قیمت وصول کرنے کے واقعات بھی سامنے آنے لگتے ہیں۔ اس طرح عام شہری دوہری مار کا شکار ہو جاتا ہے: ایک طرف قلت اور دوسری طرف مہنگائی۔ ملک کے مختلف شہروں سے آنے والی ویڈیوز میں عام لوگ اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ کئی دنوں سے سلنڈر دستیاب نہیں، کوئی شکوہ کر رہا ہے کہ ایجنسی والے ہر بار نئی تاریخ دے دیتے ہیں۔ بعض افراد یہ بھی بتا رہے ہیں کہ گھروں میں کھانا پکانا مشکل ہو گیا ہے اور انہیں متبادل ذرائع کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ یہ تمام مناظر اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ عوامی سطح پر بے چینی بڑھ رہی ہے۔

جمہوری نظام میں پارلیمنٹ کو عوامی مسائل کے حل کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ یہی وہ فورم ہے جہاں حکومت کو اپنی پالیسیوں کا دفاع کرنا ہوتا ہے اور اپوزیشن کو سوال اٹھانے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ صورتحال میں اپوزیشن یہ الزام لگا رہی ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی اس اہم بحث کے دوران ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ملک توانائی کے ممکنہ بحران کے خدشات سے دوچار ہو اور عوام بنیادی ضرورت کے لئے پریشان ہوں تو وزیر اعظم کی غیر موجودگی کئی سوالات کو جنم دیتی ہے۔ اسی پس منظر میں سوشل میڈیا پر ایک جملہ تیزی سے گردش کر رہا ہے "بازار سے سلنڈر غائب ہے اور ایوان سے نریندر بھی غائب ہے" یہ جملہ محض طنز نہیں بلکہ اس بڑھتی ہوئی بے چینی کی علامت ہے جو عوام کے ذہنوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ جمہوری حکومتوں کی اصل طاقت عوام کا اعتماد ہوتی ہے اور یہ اعتماد شفافیت، جواب دہی اور بروقت اقدامات کے ذریعے ہی برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ اگر حکومت خاموشی اختیار کرے یا صرف تسلی بخش بیانات پر اکتفا کرے تو اس سے شکوک و شبہات مزید گہرے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت نہ صرف پارلیمنٹ میں تفصیلی وضاحت پیش کرے بلکہ ملک کے سامنے توانائی کے شعبے سے متعلق اپنی طویل المدت حکمت عملی بھی واضح کرے۔ ہندوستان جیسے بڑے اور تیزی سے ترقی کرنے والے ملک کے لئے توانائی کی پائیدار فراہمی ایک بنیادی قومی ضرورت ہے۔ اس کے لئے متنوع ذرائع، مستحکم سفارتی تعلقات اور مضبوط داخلی انتظامی ڈھانچے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر واقعی ہمیں سپلائی چین میں رکاوٹیں ہیں تو انہیں فوری طور پر دور کیا جانا چاہئے۔ اگر ذخیرہ اندوزی اور کالا بازاری ہو رہی ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔ اور اگر عالمی حالات کے سبب وقتی مشکلات پیدا ہوئی ہیں تو حکومت کو صاف گوئی کے ساتھ عوام کو اعتماد میں لینا چاہئے۔ عوام کو محض تسلی کے الفاظ نہیں بلکہ عملی اقدامات درکار ہیں۔ کیونکہ جب چولہے ٹھنڈے ہونے لگیں اور ضروری اشیاء کے لئے قطاریں لمبی ہونے لگیں تو سیاسی بیانات سے زیادہ اہمیت ٹھوس فیصلوں کو حاصل ہو جاتی ہے۔ موجودہ حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ حکومت صورتحال کی سنگینی کو محسوس کرے، پارلیمنٹ کو اعتماد میں لے اور عوام کے سامنے حقیقت اور حکمت عملی دونوں کو واضح کرے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ سوال مزید شدت اختیار کرتا جائے گا کہ جب بازار میں سلنڈر نایاب ہو رہے تھے تو ایوان میں حکومت کی آواز کیوں سنائی نہیں دے رہی تھی۔

ایسے حالات میں اصل سوال صرف حکومت یا اپوزیشن کی سیاست تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کا تعلق براہ راست عوامی زندگی کے اُس بنیادی حق سے جا ملتا ہے جسے معاشی استحکام اور روزمرہ سہولتوں کی فراہمی کہا جاتا ہے۔ جب کسی معاشرے میں مہنگائی کی رفتار بے قابو ہونے لگے، ضروری اشیاء کی دستیابی غیر یقینی بن جائے اور عام آدمی کو اپنے ہی ملک کے بازاروں میں بنیادی ضروریات کے لئے قطاروں میں کھڑا ہونا پڑے تو یہ صرف معاشی مسئلہ نہیں رہتا بلکہ سماجی اضطراب اور عوامی بے چینی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ آج ہندوستان کے مختلف شہروں میں گیس سلنڈر کے لئے قطاروں میں کھڑے لوگ دراصل صرف ایک ایندھن کے حصول کے لئے نہیں بلکہ اپنے روزمرہ وقار اور معاشی تحفظ کی تلاش میں نظر آتے ہیں۔ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مہنگائی کا سب سے زیادہ بوجھ متوسط اور نچلے طبقے پر پڑتا ہے۔ وہ طبقہ جو محدود آمدنی کے ساتھ اپنے گھر کا نظام چلاتا ہے، جب پٹرولیم مصنوعات مہنگی ہوتی ہیں تو اس کا اثر صرف ایندھن تک محدود نہیں رہتا بلکہ خوراک، ٹرانسپورٹ، روزمرہ استعمال کی اشیاء حتیٰ کہ تعلیم اور علاج تک ہر شعبے کو متاثر کرتا ہے۔ اس طرح مہنگائی ایک ایسا سلسلہ بن جاتی ہے جو معاشرے کے کمزور طبقات کو بتدریج معاشی دباؤ کے ایسے دائرے میں قید کر دیتا ہے جہاں سے نکلنا آسان نہیں رہتا۔ ایسے میں عوام کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے حق کے لئے آواز بلند کریں لیکن اس آواز کو شعور، نظم اور جمہوری اقدار کے دائرے میں رکھیں۔ جمہوری معاشروں میں عوام کی بیداری ہی وہ اصل قوت ہوتی ہے جو حکمرانوں کو جواب دہ بناتی ہے۔ جب شہری اپنے مسائل کو اجتماعی طور پر سمجھتے ہیں، پارلیمنٹ اور جمہوری اداروں سے جواب طلب کرتے ہیں اور پالیسیوں پر سوال اٹھاتے ہیں تو یہی عمل ایک صحت مند جمہوری روایت کو جنم دیتا ہے۔ ضروری ہے کہ عوام جذباتی ردِ عمل کے بجائے باشعور طرزِ فکر کو اپنائیں۔ اپنے نمائندوں سے سوال کریں کہ توانائی کے بحران سے نمٹنے کے لئے طویل المدت حکمت عملی کیا ہے، مہنگائی کے طوفان کو روکنے کے لئے کون سی معاشی پالیسی اختیار کی جا رہی ہے اور ضروری اشیاء کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے انتظامی سطح پر کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ جمہوریت کا اصل حسن یہی ہے کہ شہری اپنے ووٹ اور اپنی آواز کے ذریعے حکومت کو جواب دہ بنا سکتے ہیں۔ ساتھ ہی معاشرے کے مختلف طبقات میں باہمی ہمدردی اور اجتماعی شعور کو فروغ دیا جائے۔ ایسے بحرانوں میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ کچھ عناصر ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری کے ذریعے عوامی مشکلات کو اپنے فائدے میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر معاشرہ اجتماعی طور پر اس ذہنیت کو مسترد کر دے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنی ذمہ داری ایمانداری سے ادا کریں تو ایسے غیر اخلاقی رجحانات کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ ایسے میں میڈیا اور باشعور قلم کاروں کی ذمہ داری بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ صحافت کا بنیادی فریضہ یہی ہے کہ وہ عوام اور حکومت کے درمیان ایک ذمہ دار پل کا کردار ادا کرے۔ مسائل کی نشاندہی کرے، سوالات اٹھائے اور حقائق کو عوام کے سامنے اس انداز میں پیش کرے کہ معاشرے میں فکری بیداری پیدا ہو۔ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ایک صحت مند جمہوری مکالمہ ممکن ہو سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی بھی قوم صرف حکومت کے فیصلوں سے نہیں بلکہ اپنے اجتماعی شعور اور قومی کردار سے آگے بڑھتی ہے۔ اگر عوام باشعور ہوں، اپنے حقوق کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھیں اور جمہوری اقدار کو مضبوط بنائیں تو بڑے سے بڑا بحران بھی دیرپا نہیں رہتا۔ مگر اگر خاموشی اور بے حسی غالب آ جائے تو مسائل وقت کے ساتھ مزید پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ آج وقت کا تقاضا ہے کہ عوام حالات کا باریک بینی سے جائزہ لیں، جذبات کے بجائے شعور کی روشنی میں اپنی رائے قائم کریں اور جمہوری طریقوں کے ذریعے حکومت سے جواب طلب کریں۔ کیونکہ جب مہنگائی کا بوجھ روزمرہ زندگی کو مفلوج کرنے لگے اور بنیادی ضروریات کے لئے قطاریں لمبی ہونے لگیں تو خاموشی مسئلے کا حل نہیں بنتی۔ ایسے میں باشعور سوال، اجتماعی بیداری اور جمہوری احتساب ہی وہ راستہ ہے جو کسی بھی معاشرے کو بحران سے نکال کر استحکام کی طرف لے جا سکتا ہے۔

علوم نبوت کے چراغ کو اپنے تعاون سے روشن رکھئے

جامعہ عربیہ منہاج السنہ مالونی ملاڈ ویسٹ ممبئی ایک دینی، علمی، فکری و اصلاحی درسگاہ ہے جہاں علوم دینیہ کیساتھ علوم عصریہ کا حسین امتزاج پیش کیا جاتا ہے، یہاں طالبان علوم نبوت کو قرآن وحدیث کی تعلیم کیساتھ اعلیٰ اخلاق، فکر سلیم اور دعوتی شعور سے آراستہ کیا جاتا ہے، تاکہ وہ ملت اسلامیہ کے باوقار نمائندہ بن سکیں، جامعہ روز اول ہی سے نونہالان امت کی ہمہ جہت تربیت میں کوشاں وسرگرم عمل ہے اور محدود وسائل کے باوجود دین متین کی شمع فروزاں رکھے ہوئے ہے، اب جبکہ ماہ مبارک رمضان المبارک اپنی رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ سایہ فگن ہے، یہ وہ مقدس لمحہ ہے جس میں نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، صدقات وخیرات کا ثواب دوچند ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے دروازے وسیع تر ہو جاتے ہیں، یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں دلوں میں سخاوت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور اہل ایمان دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، جامعہ کے تعلیمی وتربیتی اخراجات، طلبائے عزیز کی کفالت، قیام وطعام اور دیگر ضروریات آپ جیسے اہل خیر کے تعاون کے منتظر ہیں، آپ کا دیا ہوا تعاون زکوٰۃ، صدقات، عطیات یا عطیۂ رمضان ان معصوم اور باصلاحیت طلباء کیلئے علم کی روشنی کا چراغ بن سکتا ہے، یقیناً یہ ایسا صدقہ جاریہ ہوگا جس کا اجر آپ کو دنیا وآخرت میں نصیب ہوگا، اور ہر پ

رمضان شریف اخوت ومحبت کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ: عبدالسلام انصاری

(مظفر پور/ مدینہ قادری: ۱۶/ مارچ) رمضان المبارک کے پر بہار موقع پر دانشوران اساتذہ فورم مظفر پور کی جانب سے مظفر پور کے تاریخی مقام حشمت پیلیس، نواب روڈ، چندوارہ، مظفر پور میں اجتماعی دعوت افطار کا شاندار اہتمام ہوا۔ شہر مظفر پور اور اس کے گردونواح کے ممتاز علما ،اساتذہ ،قومی ،ملی، سیاسی، سماجی، فلاحی، تنظیمی، تدریسی دانشوران خاصی تعداد میں شامل ہوئے۔ دعوت افطار کے مہمان خصوصی محترم عالی جناب عبدالسلام انصاری ڈپٹی ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن بہار، و سکریٹری بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ تھے۔ رمضان کریم کی فضیلت پر خطاب کرتے ہوئے محترم عبدالسلام انصاری صاحب نے کہا کہ یہ مہینہ بہت ہی بابرکت مہینہ ہے اجتماعی دعوت افطار جیسی تقاریب سماج میں اتحاد و اتفاق کو مضبوط کرنے اور مختلف طبقات کے درمیان محبت و رواداری کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں سماج کو اتحاد اور بھائی چارگی کی اشد ضرورت ہے، رمضان ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم اپنے معاشرے کے کمزور اور ضرورت مند طبقات کا خیال رکھیں، ان کی مدد کریں اور سماج میں انصاف ومساوات کے قیام کے لئے کوشش کریں، تعلیم یافتہ طبقہ، اساتذہ اور دانشوران پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرے میں مثبت سوچ علمی شعور اور باہمی احترام کی فضا قائم کریں۔ موقع پر طارق انور رضوی پرنسپل سہیلا ہتھوڑی، مظفر پور، ادئے کمار سر محمد صابر القادری کمہراروی، ثاقب انور بھوتا نے محمد قیام الدین مادھوچھپرہ، محمد تنویر چندوارہ، محمد کلام الدین، محمد نصیر الدین انصاری، ڈاکٹر احمد حسین، پروفیسر ابوذر کمال الدین، محمد عالیشان، محمد سجاد، حیدر محفوظ، محمد شمیم، تاج العارفین، محمد رفیع، پون سالسکرت سر محمد جاوید، شادماں خاتون، ونود کمار، سومیشور کمار شاہی، سنیل کمار یادو، منیش کمار اور امتیاز حسین صاحب وغیرہ موجود تھے۔

انس ویلفیئر ٹرسٹ کو مضبوط بنانا وقت کی اہم ضرورت: عبید الرحمن الحسینی

مہراج گنج: ۱۶/مارچ (نمائندہ): انس ویلفیئر ٹرسٹ کے صدر عبید الرحمن الحسینی نے کہا ہے کہ موجودہ دور میں معاشرے کے محروم، نادار اور ضرورت مند افراد کی مدد کے لیے فلاحی اداروں کا مضبوط اور فعال ہونا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر صاحب حیثیت افراد، علماء کرام اور نوجوان طبقہ آگے بڑھ کر تعاون کریں تو بڑے پیمانے پر انسانیت کی خدمت انجام دی جاسکتی ہے۔ انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ انس ویلفیئر ٹرسٹ کا قیام معاشرے کے غریب، یتیم، بیوہ اور بے سہارا افراد کی مدد اور فلاح و بہبود کے مقصد سے عمل میں آیا ہے۔ ٹرسٹ کے قیام کے بعد سے مختلف فلاحی سرگرمیوں کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کی جا رہی ہے۔ عبید الرحمن الحسینی نے بتایا کہ ٹرسٹ کے تحت مستحق خاندانوں کو راشن کی فراہمی، ضرورت مند مریضوں کے علاج میں تعاون، غریب اور یتیم بچوں کی تعلیمی مدد، اسکول فیس کی ادائیگی، کتابوں اور کپڑوں کی فراہمی جیسے اہم فلاحی کام انجام دیے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تعلیم کے فروغ اور بیداریٔ شعور کے لیے بھی مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انس ویلفیئر ٹرسٹ کا مقصد صرف وقتی امداد فراہم کرنا نہیں بلکہ ایسا مضبوط نظام قائم کرنا ہے جس کے ذریعے ضرورت مند افراد کو مستقل سہارا فراہم کیا جا سکے اور انہیں باعزت زندگی گزارنے کے مواقع میسر آئیں۔ انہوں نے اہلِ خیر اور مخیر حضرات سے اپیل کی کہ وہ اس نیک مشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنی مالی و عملی مدد کے ذریعے انس ویلفیئر ٹرسٹ کو مزید مضبوط بنانے میں تعاون کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد تک مدد پہنچائی جا سکے۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انس ویلفیئر ٹرسٹ کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اس کے تمام اراکین کو اخلاص کے ساتھ انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نیشنل یوتھ فیسٹیول میں مانو ٹیم کی نمایاں کامیابی

حیدرآباد، 16 مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد کی ٹیم نے قومی سطح کے 39 ویں بین الجامعاتی نیشنل یوتھ فیسٹیول میں مائم کے زمرے میں کل ہند سطح پر تیسرا انعام حاصل کر کے یونیورسٹی کا نام روشن کیا ہے۔ یہ فیسٹیول 10 تا 14 مارچ کو چنئی کے ستیہ بھاما اسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں منعقد ہوا۔ اس باوقار قومی سطح کے یوتھ فیسٹیول میں ملک بھر کی 143 یونیورسٹیوں کے لگ بھگ 3000 طلبہ نے شرکت کی۔ مانو کی ٹیم نے اس سے قبل ساؤتھ زون یوتھ فیسٹیول میں مائم کے زمرے میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے قومی سطح کے مقابلوں میں راست داخلے کی اہلیت حاصل کی تھی۔ یہ کامیابی اس بات کی دلیل ہے کہ مانو ٹیم مسلسل نیشنل یوتھ فیسٹیول میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے، جو طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں، محنت اور فنکارانہ مہارت کی عکاسی کرتی ہے۔ اس موقع پر مانو کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے ٹیم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے طلبہ کی شاندار کارکردگی کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کامیابیاں قومی سطح پر یونیورسٹی کی ساکھ کو مزید مضبوط بناتی ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ ثقافتی اور تخلیقی سرگرمیوں میں اسی جوش و جذبے کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں اور یونیورسٹی کی ثقافتی روایات کو فروغ دیں۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر اشتیاق احمد نے اس کامیابی پر طلبہ اور اساتذہ کی کاوشوں کی ستائش کی اور انہیں آئندہ مقابلوں میں مزید کامیابیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ مائم پیش کرنے والے طلبہ میں محمد ساحل شیخ، محمد حنظلہ، محمد ابوطلحہ، عطیب احمد، آصف عالم اور شمیمہ خاتون شامل تھے، جبکہ اس پروگرام کے معاونین محمد بدر عالم خان اور عرشی ناز تھے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے اس کامیابی پر فاتح ٹیم کے طلبہ اور یونیورسٹی کلچرل کوآرڈینیٹر ڈاکٹر معراج احمد کو مبارک باد پیش کی ہے (جن کی نگرانی میں طلبہ نے مائم کی تیاری کی) اور اس امید کا اظہار کیا ہے کہ مستقبل میں بھی کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

بھارت نے حیاتیاتی تنوع کے کنونشن میں ساتویں قومی رپورٹ پیش کی

نئی دہلی۔ 16/ مارچ۔ ایم این این۔ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت نے کنونشن آن بایو ڈائیورسٹی (CBD) میں ہندوستان کی ساتویں قومی رپورٹ (این آر۔7) جمع کرائی ہے، جس میں کنونشن کے تین مقاصد: حیاتیاتی تنوع کا تحفظ، اس کے اجزاء کا پائیدار استعمال، اور وسائل سے منصفانہ فائدہ اٹھانا کا احاطہ کیا گیا ہے۔ قومی رپورٹس جمع کروانا فریقین پر سی بی ڈی میں ایک لازمی ذمہ داری ہے۔ ایک ذمہ دار قوم کے طور پر، ہندوستان نے مسلسل اپنے بین الاقوامی وعدوں کا احترام کیا ہے اور آرٹیکل 26 کے تحت مطلوبہ تمام سابقہ قومی رپورٹس کو بروقت پیش کیا ہے۔ کوپ فیصلے 15/ 6 کے مطابق، ہندوستان نے 26 فروری 2026 کو اپنی ساتویں قومی رپورٹ 28 فروری 2026 کی مقررہ تاریخ سے پہلے پیش کی ہے۔ قومی رپورٹ ایک جامع، اشارے پر مبنی قومی تشخیص پیش کرتا ہے جو ہندوستان کی تازہ ترین قومی حیاتیاتی تنوع کی حکمت عملی اور ایکشن پلان اور کنمنگ-مونٹریال گلوبل بائیو ڈائیورسٹی فریم ورک کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ رپورٹ 23 قومی حیاتیاتی تنوع کے اہداف کے مقابلے میں 142 قومی اشاریوں پر مبنی ہے۔ یہ تشخیص 33 مرکزی وزارتوں/محکموں، ریاستی حکومتوں، قانونی حکام، تحقیقی اداروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے مربوط آدانوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ہندوستان کا این آر 7- رپورٹ کرتا ہے کہ تمام 23 قومی حیاتیاتی تنوع کے اہداف فی الحال "حاصل کرنے کے راستے پر ہیں"، جو قومی ترجیحات اور عالمی حیاتیاتی تنوع کے وعدوں کے درمیان مضبوط صف بندی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ رپورٹ میں "پوری حکومت" اور "پورے معاشرے" کے نقطہ نظر پر زور دیا گیا ہے، جو ہندوستان کی حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کی کوششوں میں دیرینہ طریقوں کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ 33 مرکزی وزارتوں/محکموں کی مصروفیت کو اجاگر کرتا ہے، جو بنیادی ڈھانچے، زراعت، جنگلات اور ساحلی شعبے کی پالیسیوں میں حیاتیاتی تنوع کے تحفظات کو مربوط کرتا ہے۔ ہندوستان نے حیاتیاتی تنوع پر مشتمل زمین اور سمندری تزئین کی منصوبہ بندی کو کافی حد تک مضبوط کیا ہے۔ ریکارڈ شدہ جنگلاتی رقبہ 377,75,7 km2 (جغرافیائی رقبہ کا 59.23٪) ہے، جس میں جنگلات کا احاطہ 365,20,5 km2 (83.15٪) ہے۔ جنگلات اور درختوں کا کل احاطہ 95.356,27,8 km2 (17.25٪) تک پہنچ گیا ہے، جو مسلسل مقامی منصوبہ بندی کے انضمام کی عکاسی کرتا ہے۔ بین الاقوامی اہمیت کے مطلع شدہ رامسر ویٹ لینڈز کی تعداد 2014 میں 26 سے بڑھ کر 2026 تک 98 ہوگئی ہے۔

ATVK نے جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے شکار خاندانوں کے لیے تقرری خطوط کا خیر مقدم کیا

جموں۔16/ مارچ۔ ایم این این۔ جموں اور کشمیر میں دہشت گردی سے متاثرہ خاندانوں میں 50 سرکاری تقرری خطوط کی تقسیم کو انصاف اور بحالی کی طرف ایک اہم قدم کے طور پر خوش آمدید کہا گیا ہے۔ جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کی قیادت میں کی گئی اس پہل کا مقصد ان خاندانوں کو روزگار کے مواقع اور مدد فراہم کرنا ہے جنہوں نے دہشت گردی سے متعلق تشدد کے طویل مدتی نتائج کو برداشت کیا ہے۔ اس پیش رفت پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ایسوسی ایشن آف ٹیرر وکٹمز کی چیئرپرسن، تسلیمہ اختر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم X پر شیئر کیے گئے ایک بیان میں کہا کہ وہ، پوری ATVK ٹیم کے ساتھ، دہشت گردی کے شکار خاندانوں میں تقرری کے خطوط تقسیم کرنے پر لیفٹیننٹ گورنر کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ قدم انصاف، وقار اور کئی سالوں سے ان خاندانوں کو درپیش مشکلات کے اعتراف کی علامت ہے۔ اختر نے روشنی ڈالی کہ کشمیر میں دہشت گردی کے متاثرین کی تنظیم نے دہشت گردی کے شکار خاندانوں کی حالت زار کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔ ان کے مطابق، اے ٹی وی کے نے کشمیر میں نچلی سطح سے اپنی آواز اور تحفظات کو اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں مباحثوں سمیت بین الاقوامی فورمز تک پہنچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاندانوں کو روزگار کے مواقع ملنے سے تنظیم کو بے پناہ فخر اور جذباتی اطمینان حاصل ہوتا ہے، کیونکہ یہ بحالی اور بااختیار بنانے کی طرف پیش رفت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اختر نے وزیر اعظم ہند نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کا بھی شکریہ ادا کیا۔

فائٹر میں اظہر اختر سے ناگ بندھم میں احمد شاہ ابدالی تک: رشبھ ساہنی کا بڑا قدم

ممبئی: ۱۶/ مارچ (ایم ملک) رشبھ ساہنی، ایک حقیقی لڑاکا کی طرح، اپنے کرداروں میں محنت، جذبہ اور تبدیلی کا احساس لاتے ہیں۔ فلم فائٹر میں اظہر اختر کا کرداران کے کیریئر کا ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ اس کردار نے انہیں آنے والی فلم ناگ بندھم میں احمد شاہ ابدالی کا طاقتور کردار ادا کرنے کی طاقت اور گہرائی فراہم کی۔ رشبھ ساہنی نے سدھارتھ آنند کی ہدایت کاری میں 2024 کی بلاک بسٹر فلم فائٹر میں اظہر اختر کے طور پر توجہ حاصل کی۔ انہوں نے فلم میں ایک بے رحم ولن کا کردار ادا کیا اور اپنی زبردست اداکاری سے متاثر کیا۔ اس نے کردار کے لیے سخت تربیت حاصل کی اور اپنے کردار کو سمجھنے کے لیے وسیع تحقیق کی۔ اس کردار کی کامیابی نے انڈسٹری میں ان کی ساکھ کو مزید مضبوط کیا، اور انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ بڑے اور تاریخی کرداروں کے لیے تیار ہیں۔ اب، رشبھ سوانی 2026 میں آنے والی ابھیشیک نامہ کی ہدایت کاری میں بننے والی پان انڈیا افسانوی ایکشن فلم ناگا بندھم میں احمد شاہ ابدالی کے کردار میں نظر آئیں گے۔ فلم میں انہیں ایک طاقت کے بھوکے افغان سلطان کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو 18 ویں صدی کے ہندوستان پر حملہ کرتا ہے اور اس کے افسانوی ناگا ڈریو ہمال، ناگا ٹریو ہمال میں تلاش کرتا ہے۔ اس کردار کے لیے وہ تاریخی گہرائی اور زبردست شدت کے ساتھ کردار کو پیش کرنے کا تقاضا کرتا تھا۔ ڈائریکٹر ابھیشیک نامہ نے ان کی اداکاری کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس پیچیدہ تاریخی کردار کو ایک نئے انداز میں زندہ کیا۔ فائٹر میں اظہر اختر کا کردار رشبھ سوانی کے لیے ایک بڑا موقع ثابت ہوا۔ اس کردار نے اس کے کیریئر کو متاثر کیا اور اسے بڑے پروجیکٹس کے لیے تیار کیا۔ ہر نئے پروجیکٹ کے ساتھ، رشبھ سوانی خود کو ایک ایسے اداکار کے طور پر قائم کر رہے ہیں جو بڑے، چیلنجنگ اور طاقتور کردار ادا کرنے سے بے خوف ہے۔

نیوارا کے ریڈ ریڈئنس کا قابل تعریف اسٹیج پرفارمنس

مالیگاؤں: ۱۶/ مارچ:۔ چیئرمن اظہر مہدی سر اور چیئرپرسن عرفانہ مہدی میڈم کی تعلیمی پالیسیوں کے مطابق نیوارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج میں منعقدہ حالیہ پروگرام کے ذریعے طلباء کو اسلامی تعلیمات، اخلاقیات اور تاریخ سے عملی طور پر جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پروگرام کے اہم مقاصد میں طلباء کی عوامی تقریر (Public Speaking) کی مہارت کو بہتر بنانا، ان میں ٹیم ورک کا جذبہ پیدا کرنا اور اسلامی اقدار کو ان کی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانا شامل تھا۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے طلباء کو اپنی علمی استعداد کے اظہار کا بھرپور موقع ملا۔ "ریڈ ریڈئنس" نے اس پروگرام میں انتہائی فعال کردار ادا کیا، جس میں مختلف کلاسوں کے کل 17 طلبا و طالبات نے شرکت کی۔ جماعت چہارم دارالخلد کے فواز نے خوبصورت آواز میں قرات پیش کی، جبکہ عبدالواسع نے مدلل تقریر کی۔ آسیہ اور عمیمہ نے اسلامی معلومات پر مبنی سوال و جواب پیش کیا جبکہ دانیہ نے "اخلاق و آداب" کے موضوع پر بہترین تقریر پیش کی۔ جماعت پنجم دارالسلام سے اسد نے "عشرہ مبشرہ" کے اہم موضوع پر روشنی ڈالی اور حسنین نے قرآن کی آیات اور ابواب کے متعلق معلومات فراہم کیں۔ پنجم دارالخلد سے عائشہ عظیم نے "کتاب کی اہمیت" اور عائشہ انعام الحق نے "تعلیم کی قدر" پر پرمغز تقاریر کیں۔ جماعت ششم دارالسلام سے عبدالواحد اور محمد شہروز نے رمضان المبارک اور جمعہ کے فضائل پر باتیں کیں۔ جماعت ششم دارالخلد سے ارشق احمد اور اصدق احمد نے "لیلۃ القدر کی فضیلت" میں بیان کی۔ اسی کلاس کی عائشہ طاہر نے "زندگی میں کامیابی" اور عرشین فاطمہ نے "تعلیم کی اہمیت" پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جماعت ہفتم سے حمدان ہلال اور شہزاد نے رمضان کے متعلق مخصوص جملے پیش کیے۔ پروگرام کی سب سے اہم ذمہ داری یعنی نظامت کے فرائض جماعت ہفتم دارالخلد کی طالبات نشرہ شیخ اور زویا پروین نے انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ اس کامیاب فرائے ڈے سیشن کے اخیر میں تمام ہی شرکاء کو انعامات سے نوازا گیا اور انھیں میں سے سب سے بہتر پرفارمنس پر عرشین فاطمہ کو خصوصی انعام تفویض کیا گیا۔ نیز اس تقریب کی بہترین نظامت کے فرائض انجام دینے والی طالبات کو بھی خاص طور پر انعام عطا کیا گیا۔ تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں انگلش، اردو، مراٹھی زبانوں میں الگ الگ موضوعات پر طلبا و طالبات نے پُرتاثر پرفارم کیا۔

تھانے موئسپل کارپوریشن میں ابھیجیت پوار کو راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد پوار) گروپ لیڈر منتخب کیا گیا

تھانے: ۱۶/ مارچ (آفتاب شیخ):۔ راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد چندرا پوار) گروپ کے قومی جنرل سیکریٹری رکن اسمبلی ڈاکٹر جتیندر اوہاڈ کی تجویز اور پارٹی کے ضلع صدر منوج پردھان کی سفارش پر کلوا سے منتخب ہوئے کارپوریٹر ابھیجیت پوار کو تھانے موئسپل کارپوریشن میں این سی پی شرد چندر پوار پارٹی کا گروپ لیڈر منتخب کیا گیا ہے۔ تھانے موئسپل کارپوریشن کے عام انتخابات کے بعد اشرف شانو پٹھان کو تھانے موئسپل کارپوریشن میں گروپ لیڈر کے طور پر منتخب کیا گیا تھا۔ تاہم ابھیجیت پوار کو حالیہ جنرل میٹنگ میں شانو پٹھان کے اپوزیشن پارٹی کا لیڈر منتخب کرنے سے خالی ہونے والے گروپ لیڈر کے عہدے پر منتخب کیا گیا ہے۔ ابھیجیت پوار تھانے کلوا علاقہ سے وارڈ نمبر 9 سے کامیاب ہوئے ہیں اور انہیں این سی پی شرد چندر پوار پارٹی اور ڈاکٹر جتیندر اوہاڈ کا معتمد خاص و حمایتی کارکن سمجھا جاتا ہے۔ اس موقع پر ابھیجیت پوار نے کہا کہ مجھے گروپ لیڈر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ ہم پارٹی کی پوری صورتحال کو پیش کرنے کو ترجیح دیں گے اور پارٹی کارپوریٹروں کو متحد رکھنے کے لیے کام کریں گے۔ ان کے حلقوں کے موئسپل سے کام کروانے عوامی مسائل کرانے کو اولین ترجیح دونگا۔ اس موقع پر این سی پی کے لیڈروں نے انھیں مبارکباد پیش کی۔

مسابقت کی پالیسی اور ریگولیٹری ٹولز کو ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تیار ہونا چاہیے: نیتی آیوگ

نئی دہلی۔ 16/ مارچ۔ ایم این این۔ نیتی آیوگ کے رکن راجیو گابا نے کہا کہ مصنوعی ذہانت سے مقابلہ کے نئے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں، جن میں الگورتھمک ملی بھگت اور اے آئی سے چلنے والی داخلے کی رکاوٹیں شامل ہیں۔ AI میں پیداواری صلاحیت کو سپر چارج کرنے کی صلاحیت ہے، لیکن یہ عدم اعتماد کے نئے خطرات کو بھی متعارف کراتی ہے۔ ہمیں الگورتھمک ملی بھگت کے امکان کا سامنا ہے، جہاں خود سیکھنے والے بوٹس بغیر کسی انسانی تعامل کے قیمتوں کو مربوط کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم AI سے چلنے والی داخلے کی رکاوٹوں کا خطرہ دیکھتے ہیں، جہاں آنے والے اپنے ممکنہ حریفوں کی پیش گوئی کرنے کے لیے ڈیٹا اور کمپیوٹنگ کی طاقت میں اپنے وسیع فوائد کا استعمال کرتے ہیں۔" قانون کی اقتصادیات پر 11 ویں قومی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، گابا نے کہا کہ مقابلہ ایک طاقتور قوت ہے جو اختراع، کارکردگی اور صارفین کی پسند کو آگے بڑھاتی ہے، معیشت اور معاشرے میں متحرکیت پیدا کرتی ہے۔ تاہم، انہوں نے خبردار کیا کہ مضبوط پالیسی اور نگرانی کے بغیر چھوڑی ہوئی مارکیٹیں ارتکاز، ملی بھگت اور اخراج کا باعث بن سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان جیسی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں، مسابقتی قانون اور ضابطے کھلے اندراج کو فروغ دینے، چھوٹے کاروباروں کی حمایت کرنے اور عالمی قدروں کی زنجیروں میں انضمام کو فعال کرتے ہوئے کرونی کیپٹلزم اور مضبوط اجارہ داریوں کو منڈیوں کو بگاڑنے سے روکنے میں مدد کرتے ہیں۔ گابا نے نوٹ کیا کہ ہندوستان کے مسابقتی فریم ورک کے ارتقاء کو دہائیوں کے دوران ملک کی وسیع تر اقتصادی تبدیلی کے تناظر میں سمجھنا ضروری ہے۔ آزادی کے بعد کے سالوں میں، ہندوستان نے صنعت کاری کے ایک کمانڈ اینڈ کنٹرول ماڈل کی پیروی کی جس کی خصوصیت صنعتی لائسنسنگ، درآمدی کوٹے اور ٹیرف تحفظات تھے جو گھریلو پروڈیوسروں کو مسابقت سے بچاتے تھے۔

ایوبی عائزہ ناز ڈاکٹر معاذ احمد کا پہلا روزہ

مالیگاؤں: ۱۶/ مارچ:۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ! شہر عزیز مالیگاؤں کی مشہور و معروف شخصیت محترم الحاج ڈاکٹر منظور حسن ایوبی صاحب کی پسرزادی، ڈاکٹر ایوبی معاذ احمد صاحب کی صاحبزادی، محترمہ ایوبی پروین میڈم کی نورنظر و فائزہ میڈم کی لخت جگر، جگر گوشہ الوینہ وعنبرین، ایوبی زین کی ہمشیرہ اکبر، پیاری، چہیتی، راج دلاری عائزہ ناز نے امسال ماہ رمضان المبارک میں اپنی زندگی کا پہلا روزہ رکھا۔ بڑی خوشی ومسرت کا مقام ہے کہ ساڑھے تین سالہ ننھی عائزہ نے اپنے والدین کی نگرانی میں اس نیکی کی طرف رغبت پائی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک عائزہ ناز کو دونوں جہان کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور دنیاوی و اخروی سرخروئی مقدر فرمائے آمین ثم آمین

ذکریٰ چاند شیخ کا پہلا روزہ

اورنگ آباد: ۱۶/مارچ:۔ مقدس ماہ رمضان المبارک کا آغاز 19 فروری کو نہایت عقیدت اور جوش وخروش کے ساتھ ہوا۔ کراڈ پورا اورنگ آباد شہر کی نو سالہ ننھی بچی ذکریٰ چاند شیخ نے اپنا پہلا روزہ مکمل کر کے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔ کم عمری میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت، عقیدت اور مضبوط ایمان کا مظاہرہ کرتے ہوئے ذکریٰ چاند شیخ نے پورا دن صبر، برداشت اور عبادت کے ساتھ اپنا پہلا روزہ کامیابی سے مکمل کیا۔ صرف نو سال کی عمر میں رکھا گیا یہ روزہ خاندان کے لیے خوشی اور فخر کا باعث بنا۔ ہیپی ٹو ہیلپ فاونڈیشن کے بانی صدر شیخ عبدالرحیم سر نے انہیں مبارک باد پیش کی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا!

سنگٹ موچن مندر مقدمہ: نچلی عدالت سے پھانسی کی سزا پانے والے مفتی ولی اللہ کا دفاع ایڈوکیٹ ایم ایس خان کریں گے

مفتی ولی اللہ اور ان کے اہل خانہ کی درخواست پر وکیل کی تقرری کی گئی: مولانا حلیم اللہ قاسمی

ممبئی 16/ مارچ:۔ اتر دیش کے تاریخی و مذہبی شہر ورانسی میں واقع مشہور سنکٹ موچن مندر میں 2006 میں ہوئے دہشت گردانہ واقعہ جس میں 28 افراد ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہوئے تھے مقدمہ کے اکلوتے مجرم مفتی ولی اللہ کے مقدمہ کی پیروی مشہور کریمنل ایڈوکیٹ ایم ایس خان کریں گے، مفتی اللہ کی درخواست اور صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کی اطلاع آج یہاں ممبئی میں صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے دی۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مفتی ولی اللہ کے مقدمہ کے تعلق سے بتایا کہ مفتی ولی اللہ پر اتر پردیش پولس نے تین مقدمات قائم کیئے تھے جس میں سے اسے دو مقدمات میں نچلی عدالت نے سزا سنائی جبکہ ایک مقدمہ سے اسے بری کر دیا گیا تھا۔ سیشن کورٹ نے ایک مقدمہ میں پھانسی اور دوسرے مقدمہ میں عمر قید کی سزا سنائی ہے، دونوں مقدمات میں ملنے والی سزاؤں کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی نے مفتی ولی اللہ کے دفاع میں سینئر ایڈوکیٹ راجولو چن شکلا کی تقرری کی تھی لیکن اس درمیان سینئر ایڈوکیٹ کو کوئیم نے الہ آباد ہائی کورٹ کا جج مقرر کر دیا۔ راجولو چن شکلا کے مقدمہ سے الگ ہو جانے کے بعد مفتی ولی اللہ اور اس کے اہل خانہ نے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی سے درخواست کی کہ الہ آباد ہائی کورٹ میں بحث کرنے کے لیئے ایڈوکیٹ ایم ایس خان کی تقرری کی جائے جنہوں نے گذشتہ سال سی آر پی ایف رامپور مقدمہ میں نچلی عدالت سے پھانسی کی سزا پانے والے چار ملزمین کے دفاع میں الہ آباد ہائیکورٹ میں کامیاب بحث کرتے ہوئے انہیں پھانسی کے پھندے پر لٹکنے سے بچا لیا تھا۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر ایڈوکیٹ ایم خان سے گفتگو کرنے کے بعد ان کی باقاعدہ تقرری کر دی گئی ہے، امید ہے کہ عید کے بعد بیس سالوں سے جیل میں مقید مفتی ولی اللہ کے مقدمہ کی الہ آباد ہائیکورٹ میں حتمی سماعت شروع ہو جائے گی۔ واضح رہے کہ مفتی ولی اللہ کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی قانونی امداد فراہم کر رہی ہے، ٹرائل کورٹ میں بھی ملزم کو قانونی امداد فراہم کی گئی تھی، ٹرائل کورٹ سے پھانسی کی سزا ملنے کے بعد ٹرائل کورٹ کے فیصلہ کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے جس پر ہائی کورٹ سماعت کر رہی ہے۔ ایڈوکیٹ آن ریکارڈ راج گھونشی نے نچلی عدالت کے فیصلے کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ اس مقدمہ کا پس منظر یہ ہیکہ 7 مارچ 2006 سنکٹ موچن مندر میں شام چھ بجے بم دھماکہ ہوا تھا جبکہ دوسرا دھماکہ ورانسی ریلوے اسٹیشن پر ہوا تھا جبکہ ایف آئی آر کا اندراج بم دھماکوں کے دوسرے دن یعنی کے 8/ مارچ کو پولس اسٹیشن لنکا میں سب انسپکٹر سمرجیت کی فریاد پر درج ہوا تھا۔ بم دھماکہ کرنے کے مبینہ الزامات کے تحت مفتی ولی وللہ کو 5/ اپریل 2006ء کو لکھنؤ سے گرفتار کیا گیا تھا اور ان پر مندر میں بم دھماکہ کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے تعزیرات ہند کی دفعات 324,307,302,304 اور آتش گیر مادہ کے قانون کی دفعات 5,4,3 کے تحت دو مقدمات قائم کیئے گئے تھے۔ سال 2011ء میں غازی آباد کی خصوصی عدالت نے دونوں مقدمات کو یکجہ کر کے مقدمہ کی سماعت کا آغاز کیا، دوران مقدمہ ملزم کے خلاف گواہ دینے کے لیئے استغاثہ نے 48/ گواہوں کو عدالت میں پیش کیا تھا۔ 6/ جون 2022 کو خصوصی سیشن عدالت نے ملزم کو پھانسی کی سزا سنائی تھی جس کے بعد نچلی عدالت کے فیصلہ کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے جس پر بہت جلد حتمی سماعت متوقع ہے۔

جماعت اسلامی ہند چکھلی و ایس آئی او کے زیر اہتمام تلاشِ شبِ قدر کا اہتمام

چکھلی، بلڈانہ: 16 مارچ (ذوالقرنین احمد): ہر سال کی طرح اس سال بھی مدرسہ حضرت عمر فاروق ؓ چکھلی میں جماعت اسلامی ہند چکھلی اور ایس آئی او چکھلی کے مشترکہ زیرِ اہتمام ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاشِ شبِ قدر کے خصوصی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس روحانی اجتماع کا مقصد اہلِ ایمان کو شبِ قدر کی عظمت و فضیلت سے آگاہ کرنا اور انہیں اس مبارک رات کے زیادہ سے زیادہ روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ رمضان کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں اس پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر مختلف مقامات سے علماء اور ماہر مقررین کو مدعو کیا جاتا ہے جو نمازِ تراویح کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہیں۔ اپنے خطابات میں وہ شبِ قدر کی فضیلت، اس کی تلاش کی اہمیت، اور عبادات کے صحیح طریقوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ خطاب کے بعد شرکاء کے لیے انفرادی عبادات کا سل

ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی پہلی جنرل میٹنگ؛ مختلف کمیٹیوں کے اراکین کے ناموں کا اعلان

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ۔واگھالا سٹی میونسپل کارپوریشن کی آج منعقدہ پہلی عام میٹنگ میں آٹھ نامزد اراکین کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ یہ اجلاس میئر کویتا تلشی مولے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اسی اجلاس میں اسٹینڈنگ کمیٹی کے 16 اراکین اور پری سیکنڈری۔ پرائمری تعلیم، خواتین واطفال، بہبود کمیٹی کے 11 اراکین کے نام بھی ظاہر کیے گئے۔

نامزد اراکین کی جماعت وار فہرست

بھارتیہ جنتا پارٹی۔شیوسینا اتحاد

1۔شری تبرا امیت سنگھ گوپال سنگھ

2۔شری کندکرتے دلیپ وینکٹ راؤ

3۔شری جوشی آشوتوش گنیش لال

4۔شری دیوسر کرانکش وٹھل راؤ

5۔شریمتی پاٹل سپریا نجے ونچت۔کانگریس محاذ

6۔شیخ بلال شیخ رسول

7۔عباس حسین (منا) رجب علی

مجلس اتحاد المسلمین:

8۔محمد ناصر احمد محمد اقبال

छायाचित्र नरेंद्र गडप्पा

اسٹینڈنگ کمیٹی کے اراکین کا اعلان

میونسپل کارپوریشن کی سب سے بااثر سمجھی جانے والی اسٹینڈنگ کمیٹی میں بھارتیہ جنتا پارٹی۔شیوسینا اتحاد کی جانب سے درج ذیل اراکین کے ناموں کا اعلان کیا گیا:

سردار ویریندر سنگھ جگت سنگھ گاڑیوالے، سداشیو شنکر پوری، آشیش دھونڈی راج نیلکر، سمیت پرکاش متھا، ابھیشیک رمیش راؤ ساؤدے، تلجا رام گنیش لال یادو، شریمتی دیپالی سنتوش مورے، شریمتی کویتا ناگناتھ گڈم، شریمتی سریتا گنگامنی برکلے اور کماری نیلم سکیش یادو گرکھڈے۔

جبکہ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کی جانب سے الطاف حسین، شفا ترنم عبدالروف، بیبی شائستہ محمد سلمان خان اور پروین بیگم شیخ پاشا کے نام شامل کیے گئے ہیں۔اسی طرح ناندیڑ لوکنایک وکاس آگھاڑی کی جانب سے سنیتا روپک جوندھلے اور راہول مدھوکر راؤ سونسالے کو موقع دیا گیا ہے۔

تعلیم، خواتین واطفال، بہبود کمیٹی

پری سیکنڈری و پرائمری تعلیم، خواتین واطفال بہبود کمیٹی کے 11 اراکین میں بھارتیہ جنتا پارٹی۔شیوسینا اتحاد کی جانب سے سات اراکین منتخب ہوئے ہیں، جن میں سدیچھا سونی پاٹل، نرنجنا راجو لانڈگے، امرتابائی بجرنگ سنگھ ٹھاکر، سندھیا مہندر دیوگنڈے، سلوچنا دھونڈیبا کاکڑے، منپریت کور امرجیت سنگھ کنجی والے اور نیلم سکیش یادو گرکھڈے شامل ہیں۔

ایم آئی ایم کی جانب سے اشوینی دشرتھ دھونگڑے اور الکشری سمیہ گل افشاں کو نامزد کیا گیا ہے، جبکہ ناندیڑ لوک نیائے وکاس آگھاڑی کی طرف سے آفیہ ناز قاضی نافع اور راجیشری نیج بھاؤ گودبلے (راکشسمارے) کو کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے۔

ادھر شہر میں اس بات کی بھی چرچا شروع ہوگئی ہے کہ آئندہ چند دنوں میں اسٹینڈنگ کمیٹی اور تعلیم، خواتین واطفال، بہبود کمیٹی کے صدر کے عہدوں کے لیے سیاسی رسہ کشی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔

پہلی عام میٹنگ میں ہنگامہ، مجسمہ نصب کرنے کے مسئلے پر اجلاس ختم

شہر کے ترقیاتی کاموں کے موضوع پر اپوزشن کارپوریٹرس کی خاموشی معنیٰ خیز

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوس) ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کی نئی تشکیل کے بعد منعقد ہونے والی پہلی عام میٹنگ پیر کے روز شدید ہنگامہ آرائی کی نذر ہوگئی۔ شہر کی ترقی سے متعلق اہم موضوعات پر گفتگو کی امید کی جارہی تھی، مگر ایک مجسمہ نصب کرنے کی تجویز پر ایوان میں شدید تنازعہ کھڑا ہوگیا اور بالآخر انتظامیہ کو اجلاس مختصر کرتے ہوئے اسے ختم کرنا پڑا۔ اجلاس کے آغاز میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایک کارپوریٹر نے سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کا مجسمہ شہر میں نصب کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس تجویز پر کچھ دیر تک بحث جاری رہی۔ اس کے بعد کانگریس پارٹی اور ونچت بہوجن آغاڑی کے کارپوریٹروں نے اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہر میں صرف ایک رہنما کا مجسمہ لگانے کے بجائے مختلف قومی اور تاریخی شخصیات کے مجسمے بھی نصب کیے جائیں۔ انہوں نے سابق صدر جمہوریہ اے پی جے عبد الکلام، میسور کے دلیر حکمراں ٹیپو سلطان سمیت دیگر عظیم شخصیات کے مجسمے نصب کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس مطالبے کے بعد ایوان کا ماحول گرما گیا اور مختلف جماعتوں کے کارپوریٹروں کے درمیان شدید نعرہ بازی اور بحث شروع ہوگئی۔ حالات قابو سے باہر ہوتے دیکھ کر کچھ دیر کے لیے اجلاس ملتوی کر دیا گیا اور بالآخر ہنگامہ خیز ماحول میں عام اجلاس ختم کر دیا گیا۔ دریں اثنا شہر میں پانی کی فراہمی، سڑکوں کی حالت، صفائی، شہری سہولیات اور دیگر زیر التواء مسائل پر بحث کی توقع تھی، مگر کسی بھی اہم موضوع پر گفتگو نہ ہو سکی جس پر اپوزیشن نے سخت ناراضگی ظاہر کی۔ پرشانت انگولے (کانگریس ولوک وکاس آگھاڑی کے گروپ لیڈر)، سابق ڈپٹی میئر و کارپوریٹر عبدالغفار اور صابر چاؤس (نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے کارپوریٹر) نے اس واقعہ پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ شہر کے بنیادی مسائل کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میونسپل کارپوریشن کی پہلی ہی عام میٹنگ میں شہر کی ترقی کا لائحہ؟ عمل، زیر التواء منصوبے اور شہری مسائل زیر بحث آنا چاہیے تھے، مگر اس کے بجائے سیاسی ایجنڈا آگے بڑھانے کی کوشش کی گئی۔ اس دوران میٹنگ میں ہونے والی ہنگامہ آرائی کے بعد اب شہریوں کی جانب سے یہ سوال اٹھایا جارہا ہے کہ ناندیڑ شہر کے دیرینہ مسائل پر توجہ آخر کب دی جائے گی۔

بی جے پی، شیوسینا، ونچت بہوجن اگھاڑی اور سمبھاجی بریگیڈ کے عہدیداران کی کانگریس میں شمولیت

ممبئی: کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی موجودگی میں آج دادر کے تلک بھون میں مختلف پارٹیوں اور تنظیموں سے وابستہ سینکڑوں عہدیداران اور کارکنان نے کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقع پر بی جے پی، شیوسینا، ونچت بہوجن اگھاڑی اور سمبھاجی بریگیڈ سمیت متعدد تنظیموں کے لیڈران اور کارکنان نے باضابطہ طور پر کانگریس میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ ہرش وردھن سپکال نے نئے شامل ہونے والے عہدیداران اور کارکنان کا کانگریس خاندان میں خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی اور پارٹی کی تنظیم کو مزید مضبوط بنانے کے لیے سرگرم کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری پنچن ساونت، سابق رکن اسمبلی انت گاڈکیل، راجیش شرما، ایس سی شعبہ کے ریاستی صدر سدھارتھ چیتی امبیرے، ریاستی جنرل سکریٹری دھننجے شندے اور پروفیسر پرکاش سونا دنے سمیت متعدد لیڈران موجود تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ کانگریس کے ہمہ گیر نظریے اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر راہل گاندھی کی قیادت پر عوام کا اعتماد مسلسل بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں فرقہ وارانہ اور نفرت پر مبنی سیاست کے خلاف مؤثر طور پر مقابلہ کرنے کی صلاحیت صرف کانگریس پارٹی میں موجود ہے، اسی لیے مختلف نظریات اور تنظیموں سے وابستہ افراد بڑی تعداد میں کانگریس کا رخ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا نظریہ دراصل ہندوستان کا نظریہ ہے جو دستور، سماجی انصاف اور بھائی چارے کی بنیاد پر قائم ہے۔ یہ نظریہ بہوجن سماج، ملک کے آئین، سنتوں اور عظیم شخصیات کے افکار سے جڑا ہوا ہے اور عالمی امن واخوت کا پیغام دیتا ہے۔ اس کے برعکس کچھ سیاسی قوتیں سماج کو تقسیم کرنے اور "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی سیاست کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔ ہرش وردھن سپکال نے پارٹی کارکنان سے اپیل کی کہ وہ ایک ہاتھ میں کانگریس کے نظریات اور دوسرے ہاتھ میں عملی جدوجہد لے کر میدان میں اتریں اور عام لوگوں کو انصاف دلانے کے لیے جدوجہد کو مضبوط کریں۔ اس موقع پر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری پنچن ساونت نے کہا کہ بی جے پی کی سیاست میں دکھانے کے دانت اور کھانے کے دانت الگ ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک میں فرقہ وارانہ سوچ کو بڑھاوا دے کر سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا جارہا ہے۔

قومی لوک عدالت میں ناندیڑ ضلع کے 6 ہزار 199 مقدمات نمٹائے گئے، 38 کروڑ روپے کی مصالحت

ناندیڑ، 15 مارچ: مہاراشٹر اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی ممبئی کی ہدایات پر ضلع ناندیڑ میں 14 مارچ 2026 کو قومی لوک عدالت کا انعقاد کیا گیا۔ اس لوک عدالت کی صدارت پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج و چیئرمین ضلع قانونی خدمات اتھارٹی نریندر کے۔ برہمے نے کی۔ اس قومی لوک عدالت میں موٹر حادثات کے معاوضے کے مقدمات، دیوانی و فوجداری قابلِ مصالحت مقدمات، خاندانی تنازعات، این آئی ایکٹ کے کیسز، ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کے جائیداد ٹیکس کے قبل از مقدمہ معاملات، اعترافِ جرم کے مقدمات، آر ٹی او اور ریلوے پولیس کے کیسز، مزدور، کوآپریٹو، ضلعی صارف شکایات فورم کے معاملات، مختلف بینکوں اور فنانس کمپنیوں کے کیسز، پنچایت سمیتی کی ٹیکس وصولی کے مقدمات، بی ایس این ایل اور ایم ایس ای ڈی سی ایل کمپنیوں سے متعلق معاملات سمیت مختلف نوعیت کے مقدمات شامل کیے گئے تھے۔ اس مقصد کے لیے ضلع بھر میں مجموعی طور پر 33 پینل تشکیل دیے گئے تھے۔ 14 مارچ کو منعقدہ اس لوک عدالت میں ضلع ناندیڑ کی عدالتوں میں زیر التوا 12 ہزار 629 مقدمات پیش کیے گئے تھے، جن میں سے ایک ہزار 135 مقدمات نمٹائے گئے اور تقریباً 29 کروڑ 81 لاکھ 84 ہزار 502 روپے کی مصالحت طے پائی۔ اس کے علاوہ جائیداد ٹیکس اور پانی کے بقایاجات سے متعلق 4 ہزار 528 مقدمات بھی نمٹائے گئے جن میں 4 کروڑ 56 لاکھ 38 ہزار 383 روپے کی مصالحت ہوئی۔ اس طرح مجموعی طور پر 6 ہزار 199 مقدمات کا تصفیہ کیا گیا جبکہ کل مصالحتی رقم 38 کروڑ 4 لاکھ 60 ہزار 759 روپے رہی۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ تقریباً 14 کروڑ روپے مالیت کے اہم دیوانی مقدمات اور موٹر ایکسیڈنٹ کلیم ٹریبونل (ایم اے سی ٹی) کے 103 مقدمات بھی اس قومی لوک عدالت میں نمٹائے گئے۔ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی کے سکریٹری شرد جی۔ دیشپانڈے نے اس قومی لوک عدالت کی کامیابی میں تعاون کرنے والے تمام فریقین، جج صاحبان اور عملے کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

ناندیڑ میں حملہ کیس کے پانچ ملزمان گرفتار

دو تلواریں اور تین موٹر سائیکلیں ضبط

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) شہر کے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی جرائم تلاش ٹیم نے ایک سنگین حملہ کیس میں فوری کارروائی کرتے ہوئے پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ ایک نابالغ کو بھی تحویل میں لیا گیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے دو تلواریں اور تین موٹر سائیکلیں ضبط کی ہیں جن کی مجموعی مالیت تقریباً 2 لاکھ 30 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق ایف آئی آر نمبر 139/2026 کے تحت 13 مارچ 2026 کو دوپہر 3 بج کر 2 منٹ پر مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ واقعہ 12 مارچ کی رات تقریباً 10 بجے ویرات ڈھابہ، شیوسر روڈ کے قریب پیش آیا۔ پولیس کے مطابق پرانی دشمنی کے سبب ملزمان نے غیر قانونی طور پر جمع ہو کر شکایت کنندہ وشال ڈھگے پر جان لیوا حملہ کیا۔ حملہ آوروں نے تلوار اور خنجر سے اس کے سر، آنکھ، کولہے اور ٹانگ پر وار کیے جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔

اس معاملے میں گرفتار ملزمان کے نام درج ذیل ہیں:

1. ویبھو سدھارتھ کامبلے (21 سال) ساکن سچن نگر، ناندیڑ

2. راہول دگمبر بھوسارے (29 سال) اصل ساکن ضلع پربھنی، حال مقیم ناندیڑ

3. یوگیش دگمبر بھوسارے (27 سال) پیشہ سیلون دکان، حال مقیم ناندیڑ

4. سمیم موہن نائیکے (24 سال) ساکن تلشیرام نگر، ناندیڑ

5. انت بجرنگ امپیدار (19 سال) ساکن سچن نگر، ناندیڑ

جبکہ ایک نابالغ بھی اس واردات میں شامل پایا گیا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ایک اور ملزم تلسی داس امبورے فی الحال فرار ہے اور اس کی تلاش جاری ہے۔ یہ کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل اور دیگر اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر سنتوش تامبے کی قیادت میں جرائم تلاش ٹیم کے افسران اور عملے نے ملزمان کو گرفتار کیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار نے اس کامیاب کارروائی پر متعلقہ پولیس افسران اور عملے کی ستائش کی ہے جبکہ مزید تفتیش پولیس سب انسپکٹر نریش واڈیوالے کر رہے ہیں۔

عامر لالہ کی جانب سے دعوت افطار کا اہتمام

ناندیڑ: ماہِ مقدس رمضان المبارک کے موقع پر شہر میں مختلف مقامات پر دعوت افطار کی تقاریب کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں آج بروز اتوار 15 مارچ 2026 شام ساڑھے چھ بجے اردو پرائمری اسکول، چوپالا میدان ناندیڑ میں راشٹروادی کانگریس پارٹی کے تنظیمی سیکریٹری عامر لالہ کی جانب سے ایک خصوصی دعوت افطار وطعام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر این سی پی کے رکن اسمبلی شری پرتاپ راؤ پاٹل چکھلیکر اور سابق رکن اسمبلی)، اویناش گھاٹے مہمان خصوصی شریک رہے۔ جبکہ دیگر معززین میں محمد صابر چاؤس (کارپوریٹر و گروپ لیڈر)، حبیب مولانا (سابق کارپوریٹر)، شکیل قریشی، محمد عرفان اللہ عروف شیرا بھائی، مادھو بھاؤ پاوڑے، شیخ حبیب باوزیر کارپوریٹر، اسلم پٹھان، عبدالمجید، ایڈوکیٹ علی آریان، رضوان قریشی، عبدالوحید، محمد عظیم ٹینٹ والا، بشیر پٹھان اور روی پاٹل ڈانگرے وغیرہ شامل ہیں۔

ہریانہ کی راجیہ سبھا سیٹوں کے لیے ووٹنگ سوالوں کے گھیرے میں، کانگریس صدر کھڑگے نے الیکشن کمیشن کو لکھا خط

اس سے قبل راجیہ سبھا انتخاب کی گنتی روکے جانے پر ہریانہ اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس لیڈر بھوپیندر سنگھ ہڈا نے کہا تھا کہ گنتی شروع کرنے سے قبل الیکشن کمیشن سے اجازت لینی ہوگی۔ دوسری طرف ہریانہ بی جے پی صدر موہن لال بڑولی نے کہا کہ "لگتا ہے ہریانہ کی اس ووٹنگ میں کوئی چیٹکار ہوگا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ انتخاب غیر جانبدار طریقے سے ہونے چاہئیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر کسی نے کسی بھی طرح سے غلطی کی ہے، تو ان کی غلطیوں کی بھی جانچ ہونی چاہیے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ ورون چودھری کا بیان بھی کانگریس کے 2 ووٹوں پر اعتراض سے متعلق سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ "جھوٹے الزام عائد کیے جارہے ہیں۔ یہ الزام غلط ہے کہ کانگریس اراکین اسمبلی نے اپنے ووٹ دکھائے ہیں۔ ویڈیو میں صاف دکھائی دے رہا ہے کہ انھوں نے اپنا ووٹ کسی کو نہیں دکھایا۔ ایک دباؤ؟ بنایا جارہا ہے تاکہ گڑبڑی کی جاسکے۔ بی جے پی کو جمہوریت میں بھروسہ نہیں ہے، تعداد کو وہ مانتے ہی نہیں، زبردست تھوپنا چاہتے ہیں۔"

ناندیڑ ضلع میں 16 سے 19 مارچ تک چار دن کے لیے یلو الرٹ جاری

تیز آندھی، گرج چمک کے ساتھ ہلکی تا درمیانی بارش کا امکان

ناندیڑ، 16 مارچ: (ورق تازہ نیوز) علاقائی محکمہ موسمیات، ممبئی کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق ضلع ناندیڑ کے لیے 16 سے 19 مارچ 2026 تک چار دنوں کے دوران موسم خراب رہنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں یلو الرٹ (Yellow Alert) جاری کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 16** اور 17 مارچ** کو ضلع کے مختلف مقامات پر 30** سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے، گرج چمک اور بادلوں کی گرج کے ساتھ ہلکی تا درمیانی بارش ** ہونے کا امکان ہے۔ اسی طرح 18** اور 19 مارچ** کو بعض مقامات پر 40** سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آندھی چلنے، گرج چمک اور بادلوں کی گرج کے ساتھ ہلکی تا درمیانی بارش** ہونے کی زیادہ امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس ممکنہ قدرتی صورتحال کے پیش نظر **ضلع انتظامیہ نے متعلقہ محکموں اور عوام سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔**

احتیاطی تدابیر (یہ کریں)

* اگر گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی ہو تو غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے گریز کریں۔

* اگر کھلی جگہ میں ہوں اور قریب کوئی محفوظ عمارت نہ ہو تو نشیبی جگہ پر بیٹھ کر سر کو گھٹنوں کے درمیان رکھیں۔

* آسمان پر بجلی چمکنے کی صورت میں فوراً گھر یا کسی محفوظ عمارت میں پناہ لیں۔

* گھر کی بالکنی، چھت یا باہر کے چبوترے پر کھڑے نہ رہیں۔

* گھر کے اندر برقی آلات چل رہے ہوں تو انہیں فوراً بند کر دیں۔

* تاروں کی باڑ، بجلی کے کھمبوں اور دیگر لوہے کی اشیاء سے دور رہیں۔ * اگر پانی میں کھڑے ہوں تو فوراً باہر نکل جائیں۔

احتیاطی تدابیر (یہ نہ کریں)

* آسمان پر بجلی چمکنے کے دوران گھر کے **لینڈ لائن فون** کا استعمال نہ کریں۔

*شاور کے نیچے نہائیں نہیں۔

* گھر کے بیسن کے نل، پانی کی پائپ لائن یا کسی برقی آلے کو ہاتھ نہ لگائیں۔

* آندھی اور گرج چمک کے دوران لوہے کے ڈھانچے والے خیموں یا شیڈ میں پناہ نہ لیں۔

*اونچے درختوں کے نیچے کھڑے نہ ہوں۔

* دھات کے اونچے میناروں یا ٹاور کے قریب نہ کھڑے ہوں۔

* اگر گھر میں ہوں تو کھلے دروازے یا کھڑکی سے بجلی گرتے ہوئے دیکھنے کی کوشش نہ کریں، کیونکہ یہ بھی باہر کھڑے رہنے جتنا خطرناک ہوسکتا ہے۔ ضلع انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ موسمی صورتحال کو دیکھتے ہوئے محتاط رہیں اور اپنی حفاظت کو ترجیح دیں۔

ڈونالڈ ٹرمپ کا نیا دعویٰ

مشرق وسطیٰ میں جنگ جاری ہے اور ایران و امریکہ دونوں ایک دوسرے کو شدید نقصان پہنچانے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ اس درمیان امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک سنسنی خیز دعویٰ کیا ہے، جو؟ بنائے ہرمز سے متعلق ہے۔ انھوں نے 16 مارچ کو دعویٰ کیا کہ اب؟ بنائے ہرمز پر امریکہ کا مکمل کنٹرول ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ایران کی فوجی طاقت تقریباً ختم ہوچکی ہے۔ امریکی صدر کا کہنا ہے کہ ایران میں 7000 سے زائد ٹھکانوں پر حملے کیے جاچکے ہیں اور ہر طرف تباہی کا منظر ہے۔ ایک طرف تو ٹرمپ ایران کو شکست دینے کا دعویٰ کر رہے ہیں، دوسری طرف دیگر ممالک سے تعاون کی اپیل بھی کر رہے ہیں۔ انھوں نے ایک بار پھر اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ چین اور جاپان سے چاہتے ہیں کہ؟ کر امریکہ کی مدد کریں۔ حالانکہ جاپان نے پہلے ہی؟ بنائے ہرمز معاملہ میں امریکہ کی فوجی مدد سے منع کر دیا ہے۔

اعلان نامہ دوشی شبینہ

تمام برادران اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر سال کیطرح امسال بھی مدینہ مسجد (کچی مسجد) پرانا مونڈھا ناندیڑ میں دوشی شبینے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ 28 ویں اور 29 ویں شب یعنی بروز منگل اور بروز بدھ 17/مارچ اور 18 مارچ 2026ء دونوں شب بیچ بیچ میں وقفہ اور آخر میں سحری کا بھی معقول انتظام کیا گیا ہے۔ کثیر تعداد میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ: شبینے کی عشاء کی جماعت سوا نو بجے ادا کی جائے گی۔

منجانب: شبینہ کمیٹی ناندیڑ

نماز عید الفطر عید گاہ پر ادا کیجئے۔

برادران اسلام!
نماز عید، عید گاہ پر ادا کیا جانا سنت نبوی ﷺ ہے اسلئے آپ حضرات سے گذارش ہے کہ نماز عید میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
عید گاہ جدید، قدوائی نگر، دیگلور ناکہ، ناندیڑ میں نماز عید الفطر صبح ٹھیک (8:30) بجے ادا ہوگی۔ ان شاء اللہ!

التماس: قاضی صادق محی الدین
(خطیب، خطیب و مفتی، عید گاہ جدید، ناندیڑ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
KULSUM JEWELLERS
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
زینت جیولرس
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کی؟۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔